پھلا پھولا رہے یارب چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں
گلشن غفاریہ
سہنا سائیں
سجن سائیں
سالانہ عرس مبارک
بیدار مورائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیغام بیداری ....

(حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی)

کیا! آپ میرے محبوب سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی ولولہ انگیز تقریریں بھول گئے.... کیا! آپ میرے مرشد مربی کی تبلیغی حرص سے ناواقف ہو، آپ کے کیا ارادے تھے، کیا فکر تھی، یقیناً آپ واقف ہیں۔

تبلیغ آپ کی خوراک ہو، تبلیغ آپ کی پوشاک ہو، تبلیغ آپ کی رُوح کی غذا ہو۔ اگر کوئی تجویز ہو تو تبلیغ کے لئے ہو، کوئی بات ہو تو تبلیغ کے لئے ہو۔

محبوب مرشدِ کریم کی محنت اور دینی خدمت کو مدِنظر رکھتے ہوئے، سالانہ عرس مبارک کے اس سعید موقع پر، اپنی ناقص محنت کے ذریعے مذکورہ نعمت کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔

یاد رہے کہ یہ مختصر مگر جامع کتاب، تین حصّوں پر مشتمل ہے....

پہلے حصّے میں حضرت صاحب کی تعلیمی کوششیں، دوسرے حصّے میں تبلیغی سرگرمیاں اور تیسرے حصّے میں اصلاحی تنظیمیں اور ان کی کارکردگی شامل ہیں۔

طالبِ دُعا

فتح محمد طاہری

بروز جمعہ۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالم دین کے تاثرات

۲۰ جنوری ۱۹۸۴ء بروز جمعہ جامع مسجد اللہ والی جیکب لین کراچی میں حضرت قبلہ خواجہ غریب نواز سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا جس میں حضرت قبلہ سجن سائیں مدظلہ العالی بھی تشریف فرما ہوئے۔ بعد نماز مغرب حضرت علامہ مولانا منتخب الحق صاحب نے اس حدیث پاک "اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ، صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ، اَوْعِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَہٗ (مسلم) (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں۔ ایک صدقہ جاریہ، دوسرا وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے، تیسرا، اس کی نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے) کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ "حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ، یہ تینوں چیزیں چھوڑ گئے ہیں "صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ" دار العلوم کی صورت میں موجود ہے۔ دار العلوم سے جتنے بھی طلباء علم حاصل کر کے فارغ ہوں گے اور ان کی تدریس و تبلیغ سے جتنے بھی لوگ نیک ہوں گے، ان تمام کی نیکی میں حضرت صاحب کا حصہ رہے گا اور یہ سلسلہ غیر منقطع ہے۔ "عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ" کی مصداق یہ پوری جماعت ہے جو باشرع، دستار، مسواک، داڑھی، نماز باجماعت اور تہجد کی پابند ہے۔ ان تمام کی نیکیوں میں حضرت صاحب کا حصہ بھی ہے۔ "وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَہٗ" یہ میرا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ آپ کے فرزند ارجمند کی نیکی اور تقویٰ مثالی ہے، کیونکہ میرے درس سے ہزاروں طلباء فارغ ہو چکے ہیں لیکن تقویٰ و نیکی کے لحاظ سے جمیع طلباء میں مجھے آپ کی نیکی و تقویٰ پر فخر ہے اور یقیناً آپ اپنے والد ماجد کیلئے بلندیٔ درجات کا باعث ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حصّہ اوّل

علمِ دین کے فروغ کے لئے کوشش

حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ بہت سے لوگ خود نیک صالح، حاجی حافظ، فقیر صوفی، مگر ان کی اولاد کی دین کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ وہ کاملین، واصلین، جن کے پاس ہمیشہ قال اللہ وقال رسول کا درس جاری رہتا تھا، ذکرِ خداوندی کا جوش وخروش ہوتا تھا۔ آج ان کی اولاد اپنے آباؤ اجداد کے طریقے کو چھوڑ کر، انواع اقسام کی برائیوں میں ملوث ہو چکی ہے۔ آج عیسائی قادیانی اور دوسرے بد مذہب ہر طرح سے کوشش کر رہے ہیں۔ افسوس یہ زندہ دل روحانیت کی حامل اور مرشدِ کامل والی جماعت خاموش ہو، کس قدر افسوس کا مقام ہے!

آج علم کا دور ہے، ہمیں ایسے باعمل علماء کی ضرورت ہے، جو کہیں پیش امام کہیں مدرس اور کہیں مبلغ ہو کر خاص خدا کی خوشنودی کے لئے دینِ متین کی تبلیغ اور طریقۂ عالیہ کی اشاعت کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان میں سے غازی صلاح الدین ایوبی اور سلطان محمود غزنوی جیسے مردِ مجاہد پیدا ہوں اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں دینِ اسلام کا پیغام پہنچائیں۔

دینی مدارس کا قیام: حضرت صاحب کی دلی دعائیں، نالہ وفریاد، درگاہِ خداوندی میں مستجاب ہوئیں اور آپ کی کوششیں ومحنتیں بار آور ثابت ہوئیں کہ اس وقت صرف سندھ میں تقریباً بیس مدارس موجود ہیں جن میں سے اکثر میں درس نظامی پڑھایا جاتا ہے۔ ۶۳ علماء کرام فارغ ہو کر مختلف مقامات پر دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

دورانِ تعلیم تربیتی دورے

حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ موجودہ دور میں تعلیم تو بہت ہے لیکن طلباء کی صحیح تربیت کی طرف توجہ بہت کم دیجاتی ہے۔ چنانچہ آپ وقتاً فوقتاً کسی تربیت یافتہ خلیفہ صاحب کے ماتحت بڑے طلباء کو تبلیغ کی غرض سے بھیجتے رہتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ سفر میں طالب علم میں سستی اور کاہلی نہیں رہتی، تکالیف برداشت کرنے، مجاہدے اور محنت کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ تقریر کرنے اور سیکھنے کے مواقع میسّر ہوتے ہیں۔ ذکر وفکر، حلقہ مراقبہ اور مطالعہ کرنے کا وقت ملتا ہے۔

پہلا وفد (درگاہ فقیر پور شریف) نومبر ۱۹۷۳ء میں بڑی جماعت کے طلباء کا ایک وفد مولانا عبد الغفور صاحب کی زیرِ قیادت باڈہ، ڈوکری اور موئن جو داڑو کے گرد ونواح کے لئے روانہ ہوا۔ اس وفد میں تقریباً پانچ طلباء تھے۔

دوسرا وفد (درگاہ طاہر آباد شریف) سال ۱۹۷۷ء میں حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان سے ایک وفد کاٹھوڑ (کراچی) روانہ ہوا۔ اس وفد میں حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی کے علاوہ دیگر ساتھی بھی تھے۔ یہ تبلیغی سفر دس دن کا تھا۔ مولوی محمد آدم کے بھائی مولوی محمد ابراہیم نے اِس عاجز کو بتایا کہ حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی اس موقع پر ہمارے گاؤں میں بھی تشریف لائے تھے اس وقت میں چھوٹی عمر کا تھا۔ آپ نے مجھے علم حاصل کرنے کے بارے میں نصیحت فرمائی۔ اس نصیحت کے بعد میرے دل میں دینی علم پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔

تیسرا وفد (درگاہ طاہر آباد شریف) سال ۱۹۷۸ء میں حضرت صاحب

کے فرمان سے ایک وفد ٹنڈوجام کے آس پاس دو دن کے لئے روانہ ہوا۔ حضرت قبلہ سجن سائیں مدظلہ العالی کے ساتھ پانچ شرکاء سفر اور بھی تھے۔ یاد رہے کہ اس سفر میں خورد و نوش کا بندوبست بھی اپنا تھا۔ ہر ایک دوست نے کچھ کام تقسیم کے مطابق اپنے ذمہ لیا تھا۔ حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے بھی اپنے ساتھیوں کے لئے کھانا پکانے کا کام اپنے ذمہ لیا تھا۔

چوتھا وفد (درگاہ طاہر آباد شریف) اگست ۱۹۷۸ء میں حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کے فرمانِ اقدس سے جناب مولانا رفیق احمد شاہ صاحب مسکین پوری، حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں اور دیگر ساتھی کراچی، تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ صاحب کو بُلا کر فرمایا کہ آپ سفر میں ہر طرح سے ان کی تربیت کا خیال رکھئے گا۔ ایک دو میل سفر پیدل بھی ضرور ہو۔ عبادات، نوافل کی طرف خصوصی توجہ رہے۔ تہجد کی پابندی ہو، ۶ نوافل صلواۃ الاوابین بعد نمازِ مغرب، صلواۃ التسبیح بھی وقتاً فوقتاً پڑھنی چاہیئے۔

پانچواں وفد (درگاہ طاہر آباد شریف) اگست ۱۹۷۹ء میں رمضان المبارک میں حضرت صاحب کے فرمان کے مطابق وفد کوئٹہ، مستونگ اور خضدار کے لئے روانہ ہوا۔ حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی کے ساتھ سات ساتھی تھے۔ یہ سفر تین دن کا تھا۔

علماء کرام کا تبلیغی سفر: جولائی ۱۹۸۲ء میں حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی کی زیرِ قیادت، علماء کرام کا ایک وفد تبلیغ کے لئے سندھ کے دورے پر روانہ کیا۔ وفد کی آمد کے سلسلہ میں ہالا، بھٹ شاہ، نواب شاہ، شاہ پور جہانیاں، مورو، خیرپور ناتھن شاہ

اور لونڈ ڈیرو میں عظیم الشان جلسے منعقد کئے گئے۔

اس وفد میں ۹ علماء کرام، تین روحانی طلبہ جماعت کے طالب علم رہنما، دو نعت خواں اور دیگر فقراء شامل تھے۔ سندھ کے اخبار "روزنامہ آفتاب" نے اس موقع پر خصوصی خبر شایع کی "ادارہ تبلیغ روحانیہ و جماعت اصلاح المسلمین کی جانب سے علماء کرام کا وفد حضرت قبلہ مولانا محمد طاہر صاحب کی قیادت میں سندھ کے تبلیغی دورے پر روانہ ہو چکا ہے۔ اس وفد کا پہلا جلسہ ہالا میں، دوسرا نوابشاہ میں اور تیسرا مورو میں ہوا۔ مورو میں جلسہ مسجد قبلی لول محلہ میں منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں دو نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست عصر نماز سے شروع ہو کر رات بارہ بجے تک جاری رہی۔ اس جلسہ سے مندرجہ ذیل علماء کرام نے خطاب کیا۔

مولانا محمد رمضان (کراچی)، مولانا جان محمد درگاہ اللہ آباد شریف، مولانا عبد الغفور (کراچی)، مولانا غلام النبی (کراچی)، مولانا محمد داؤد (ٹنڈو آدم)، حافظ بشارت احمد (ہٹیاری) اور بیدار مورائی علماء کرام نے پُر اثر الفاظ سے جلسہ کو خطاب کیا علاوہ ازیں حضرت قبلہ سائیں صاحبزادہ محمد طاہر صاحب نے اپنی نورانی تقریر، فیض محمدی کے نور سے مجلس کو فیض یاب کیا۔ برانچ مورو کی جانب سے دوسرا جلسہ گوٹھ مقیم ڈاہری میں رکھا گیا ہے۔ جہاں سے وفد محمدی پیغام پہنچانے کے لئے خیرپور ناتھن شاہ روانہ ہو جائے گا۔ یاد رہے یہ پروگرام آٹھ دنوں کا تھا۔

طلباء کو خصوصی ہدایات:۔ حضرت قبلہ محبوب سائیں مدظلہ العالی نے اس عاجز کو بتایا کہ "مدرسہ میں پڑھائی کے دوران اس عاجز سمیت کچھ طلباء سے نماز کی تکبیر اولیٰ قضا ہو گئی۔ حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ بیحد ناراض ہوئے اور تکبیر اولیٰ قضا کرنے والوں سے تعزیت کی آپ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت حاتم اصم جو تقریباً دوسری صدی کے بزرگ ہیں۔ پوری زندگی میں ایک

مرتبہ ان سے تکبیر اولیٰ فوت ہوئی۔ اس واقعہ پر پورا بلخ ان سے تعزیت کرنے آیا۔ ہر ایک آکر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا تھا کہ حضرت آپ سے تکبیر اولیٰ قضا ہوگئی۔ یہ کہہ کر پوری جماعت کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آپ بھی انا للہ وانا الیہ راجعون کہہ کر ان سے تعزیت کریں جن سے تکبیر اولیٰ قضا ہوگئی ہے۔ خود آپ نے انا للہ پڑھ کر تعزیت کی۔

اِک موثر اصلاحی طریقہ:۔ اسی قسم کا دوسرا واقعہ مولانا محمد عاشق عباسی صاحب نے بھی سُنایا کہ "پڑھائی کے دوران کچھ طلبہ سے نمازِ فجر کی جماعت قضا ہوگئی جن میں، میں بھی شامل تھا۔ حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں جماعت سے الگ بٹھا کر ایک دوسرے کو نصیحت کروائی۔ آپ وہ الفاظ بتاتے گئے اور ہم ایک دوسرے کو کہتے گئے۔ مجھے حضرت صاحب نے فرمایا کہ تم مولوی حبیب الرحمان چانڈیہ کو اس طرح نصیحت کرو کہ افسوس صد افسوس! تم جیسا عاشق صادق، پیر کا پروانہ، جذبائی فقیر، تم سے بھی فجر کی جماعت قضا ہوگئی۔ پھر مولوی حبیب الرحمان کو فرمایا کہ تم مولوی محمد عاشق کو اس طرح نصیحت کرو کہ، شہہ زور، تمہیں کیا ہوا، تم محبت والے، نعت خواں، تم سے بھی جماعت فوت ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون" مولوی محمد عاشق نے بتایا کہ اس واقعہ کے بعد مجھ سے کبھی جماعت قضا نہ ہوئی۔

علم التجوید:۔ حضرت قبلہ سجن سائیں مدظلہ العالی، سات سال کی عمر میں مدرسہ رُکن الاسلام (حیدرآباد) میں داخل ہوئے اور قاری محمد طفیل صاحب سے فنِ قرأت حاصل کیا۔ حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ "میرا دل چاہتا ہے کہ میرا لختِ جگر توجہ سے علم حاصل کرے

اور دیر سے گھر آئے۔ لیکن ماں کی مامتا، طویل عرصہ اپنے جگر گوشہ کی جدائی برداشت نہیں کر سکتی۔ آفرین ہے اس معصوم بچے پر جس نے کم عمری میں دینی علم کے حصول کی خاطر، ماں باپ کے پیار و شفقت کو بھی قربان کر دکھایا۔

شکرانِ نعمت:۔ جنوری ۱۹۷۸ء میں بعد نمازِ ظہر حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے عربی پڑھنے والے بڑے طلباء کو فرمایا کہ "آپ جا کر شکرانے کا نفل ادا کر کے آئیں اور دُعا مانگیں کہ یارب تیرا یہ احسانِ عظیم ہے کہ تو نے ہمیں علم و صحبت عطا فرمائی اور دنیوی تعلق سے علیحدہ کر کے، مدرسہ میں پڑھنا نصیب فرمایا۔

والدین کا ادب و احترام:۔ اپریل ۱۹۸۱ء میں بعد نمازِ ظہر حقوق الوالدین کے متعلق تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ صحیح شاگرد اور اہلِ علم تب شمار کئے جائیں گے جب والدین کی صحیح معنوں میں خدمت کریں گے۔ اُن کی بڑی خوش قسمتی ہے جن کے والدین زندہ ہیں۔ اس نعمت کی اہمیت ہماری طرح ان کو محسوس ہوگی جو اس نعمت سے محروم ہوں گے۔ گھر سے، اجازت لے کر، کہیں باہر جانا چاہو تو والدین کی دست بوسی قدم بوسی کر کے، دعا کروا کر پھر نکلو۔ والدین کے ہاتھ پاؤں چومنے میں کوئی گناہ نہیں۔

گاؤں والوں کو تنبیہ:۔ حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کو دوسرے طلباء کے ساتھ اپنی اولاد کی اصلاح و تربیت کی خصوصی فکر رہتی تھی۔ قبلہ جناب نصیر الدین شاہ صاحبؒ نے بتایا ایک مرتبہ حضرت صاحب نے درگاہ فقیر پور شریف کے تمام فقراء کو جمع کر کے فرمایا کہ "خبردار! آپ اگر ہمارے اور ہماری اولاد کے خیر خواہ ہیں تو کوئی فقیر ہمارے صاحبزادے کو اپنے گھر نہ لے جائے اور نہ ہی کوئی چیز لے کر دے۔

تعلیم و تربیت کا اثر:۔ دستور رہتا ہے کہ مریدین مرشد کی اولاد کی بھی اسی قدر عزت و احترام کرتے ہیں جس قدر انہیں اپنے مرشد سے محبت و تعلق ہوتا ہے لہٰذا جماعت کے فقراء حضرت سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ عقیدت و محبت کی وجہ سے، حضرت قبلہ صاحبزادہ سے بھی بہت پیار رکھتے تھے۔ انہوں کی دلی تمنا ہوتی تھی کہ آپ کی دست بوسی کی جائے، تحفہ وغیرہ دیا جائے۔ لیکن اللہ والوں کی تعلیم و تربیت کا آپ کے اوپر یہ اثر تھا کہ کسی سے بھی پیسے یا تحفہ وغیرہ تو نہ لیتے تھے لیکن اگر کوئی فقیر آپ کے ہاتھ چومنا چاہتا تھا تو آپ اپنے ہاتھ مبارک کھینچ لیتے تھے اور کسی کو بھی ہاتھ چومنے یا نیچے جھکنے نہ دیتے تھے۔

بچپن میں پردے کی پابندی:۔ دستور کے مطابق عقیدتمند عورتیں باپردہ دربارِ عالیہ پر آتی رہتی ہیں۔ عورتوں کی رہائش الگ بنی ہوئی ہے جہاں پردے کی پوری احتیاط کی جاتی ہے۔ وہیں عورتوں کے لئے لاؤڈ اسپیکر نصب شدہ ہے جس کا تعلق مسجد سے بذریعہ تار ہے۔ اس طرح عورتیں مکمل پردے کے اندر، مسجد میں ہونے والی مجلسہ کی کاروائی سنتی ہیں۔ کچھ سمجھ بوجھ رکھنے والا بچہ بھی عورتوں میں اندر نہیں جا سکتا۔ حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ جب باہر مسجد شریف میں تشریف فرما ہوتے تھے تو پھر مسافر یا گاؤں والی عورتوں کو حضرت صاحب کے خاندان پاک سے ملنے کا موقع ملتا تھا۔ حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی کی بھی بچپن سے یہ عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ کسی نامحرم عورت کے سامنے نہ جاتے تھے۔ اس لئے مدرسہ کی پڑھائی کے دوران آپ اگر کسی کام سے گھر جاتے اور وہیں کسی غیر محرم عورت کی آواز سنائی دیتی تو فوراً وہیں سے واپس آجاتے تھے۔

نونہالوں کی تعلیم و تربیت :۔ حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے تربیت کی ابتداء چھوٹے بچوں سے کی۔ چھوٹے بچوں کی ذہنی نشوونما اسلامی خطوط پر کرنے اور ان میں تعمیری صلاحیتیں پیدا کرنے کے لیے "انجمن نونہال روحانیہ" کی بنیاد ڈالی گئی جس کی شاخ درگاہ اللہ آباد شریف پر بھی قائم ہے۔ کافی مرتبہ اپنی حویلی مبارکہ میں ان کے جلسہ کا انتظام کیا جس میں بچوں کی خاطر تواضع بھی کی اور تقریر، قرأت و نعت خوانی میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اپنی طرف سے انعامات بھی دیئے۔ سالانہ عُرس پاک کے موقع پر نونہالوں کے درمیان تقریری مقابلہ، مقابلہ حسنِ قرأت اور ذہنی آزمائش کے مقابلے بھی حضرت صاحب کی طرف سے کروائے جاتے ہیں اور پوزیشن حاصل کرنے والوں کو حضرت صاحب اپنے دستِ شفقت سے انعامات عطا فرماتے ہیں۔

پرائمری تعلیم کی طرف توجہ :۔ گاؤں میں اسکول کی تعلیم بہتر بنانے کے لئے، حکومت کی طرف سے مقرر کردہ استاد کو وقتاً فوقتاً بیدار کرتے رہتے ہیں۔ آپ نے اپنی طرف سے ایک کمیٹی مقرر فرمائی جو اسکول کی تعلیم کی نگہداشت اور طالب علموں کا خانگی طور پر امتحان لے۔ خصوصاً مولانا غلام مرتضیٰ صاحب پر یہ ذمہ داری عائد کی کہ وہ پوری طرح اسکول کی نگرانی کریں اور اگر کوئی طالب علم غیر حاضر ہو تو اطلاع دیں۔ حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے اپنی طرف سے اسکول کے طلباء میں کئی مرتبہ مختلف مضامین مثلاً دینیات، سائنس، تاریخ وغیرہ میں مقابلے کروائے ہیں اور پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو اپنی طرف سے انعامات دیئے ہیں۔

مدرسۃ البنات کا قیام :۔ علم دین حاصل کرنا مرد و عورت پر فرض ہے اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے

مدرسۃ البنات کی بنیاد رکھی ۔ مگر اس کے لئے کسی ایسی پردہ دار استانی کی ضرورت تھی جو بچیوں کو بہتر تعلیم دے ۔ چونکہ اس کے لئے مدرست کوئی ایسی استانی موجودہ نہ تھی ۔ چنانچہ آپ نے کثیر مشاغل کے باوجود، اپنے خاندان کے افراد کو دینی تعلیم دینی شروع کی ۔ بہت محنت اور کوشش کے بعد یہ نتیجہ نکلا کہ تھوڑے ہی وقت میں خاندانِ پاک کے افراد قرآن شریف، قرأت اور فارسی مکمل کر کے عربی کی کتابوں تک پہنچ گئے ۔ اس کے بعد گاؤں کی تمام بچیوں کے لئے حویلی مبارک کے اندر باپردہ جگہ تیار کروا کے، اپنی ہمشیرہ محترمہ پر یہ ذمے داری عائد کی کہ وہ گاؤں کی تمام بچیوں کو قرآنِ پاک قرأت اور ضروری مسائل کی تعلیم دیں ۔ مگر بڑی محنت طلب بات یہ تھی کہ اس ذمیداری کو پوری کرنے کے ساتھ اپنی عربی تعلیم کو بھی جاری رکھا جائے ۔

جب گاؤں کی بچیوں کے لئے تعلیم کا سلسلہ شروع کیا گیا تو حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی کے مشورے کے مطابق تربیت پر بھی کافی توجہ دی گئی، جس میں جسم اور کپڑوں کی صفائی، اپنے والدین کے ادب و احترام گھریلو کام کاج میں اپنی والدہ کے ہاتھ بٹانے جیسی اہم باتیں شامل ہیں ۔

والدین کے تاثرات: مولانا غلام مرتضیٰ صاحب اور کچھ دوسرے دوستوں نے بتایا کہ تھوڑے وقت میں ہمارے بچوں کی زندگی میں کافی تبدیلی آئی ہے ۔ جو باتیں ہم مارنے سے بھی بچوں سے نہ منوا سکتے تھے اب وہ کام بغیر کہے اپنی خوشی سے کرتے ہیں ۔ علاوہ ازیں گھریلو کام کاج میں بھی بہت سہولت ہو گئی ہے کہ ہمارے کہنے سے پہلے ہی بچیاں گھر کی صفائی، برتن دھونا، روٹی پکانا وغیرہ پوری طرح کر لیتی ہیں ۔ گھر کے بچے "اسکول میں؛ نوجوان مدرسے میں اور بچیاں مدرسۃ البنات میں تعلیم حاصل کر کے جب گھر میں جمع ہو کر علمی بات چیت

شروع کرتے ہیں تو اس وقت یوں محسوس ہوتا ہے گویا، درگاہ اللہ آباد شریف کا ہر ایک گھر مستقل مدرسہ بن گیا ہے۔

گاؤں والوں کی طرف توجہ:۔ حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے گاؤں والوں پر نماز باجماعت، تہجد کے ساتھ ہر جمعہ کے روز صبح سورج طلوع ہونے کے کچھ دیر بعد صلوٰۃ التسبیح لازمی قرار دی۔ نہ صرف اتنا بلکہ جب آپ دربارِ عالیہ پر موجود ہوتے ہیں تو اس وقت مسجد میں ہی صلوٰۃ التسبیح اور نمازِ اشراق ادا کرتے ہیں۔

دینی درس کا اہتمام:۔ حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے اپنی جماعت کے افراد اور عام مسلمانوں کو دینی تعلیم سے آگاہ کرنے کیلئے درس کا سلسلہ بھی شروع کروایا، جس میں ہر ہفتہ تین موضوعات پر درس کا انتظام کیا گیا۔ درسِ قرآن، درسِ حدیث اور درسِ تصوف۔ ہر جمعہ کے روز بعد نمازِ جمعہ خصوصی درسِ قرآن کا انتظام فرمایا۔ اس درس میں عام لوگوں کو بھی دعوت دینے کیلئے کچھ اشتہار بھی کنڈیارو، نوشہرو، اور مورو کے آس پاس کے لوگوں میں بھی تقسیم فرمائے۔

طلباء اور گاؤں والوں کیلئے بھی اس درس میں شرکت کرنا لازمی قرار دی۔ اس درس کے علاوہ اسلامی معاشرہ، آداب و اخلاق اور معاملات کے موضوعات پر مختلف اوقات میں درس کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ درس کے آخر میں حضرت صاحب خصوصی دُعا فرماتے ہیں۔

علمی ادبی مقابلے:۔ حضرت قبلہ سجن سائیں مدظلہ العالی، طلباء میں تعلیمی ذوق وشوق بڑھانے کیلئے تحریری، تقریری، تدریسی مقابلے کرواتے رہتے ہیں۔

تقریری مقابلہ:۔ ۱۹۸۶ء ماہ ربیع الاوّل میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر درگاہ اللہ آباد شریف پر، طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ ہوا۔ پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء مولوی محمد ندیم ، مولوی احمد خان اور مولوی غلام قادر چاچڑ، میں، حضرت صاحب نے اپنے دستِ شفقت سے انعامات تقسیم کیئے۔

تدریسی مقابلہ:۔ ربیع الاوّل میں ہی درگاہ اللہ آباد شریف، پر ششماہی امتحان ہوا۔ سوالی پرچے مولانا نثار احمد صاحب (لاڑکانہ) اور مولوی عبدالرحیم صاحب (ٹنڈو دیرو) نے تیار کرکے بھیجے۔ امتحان کے بعد نتیجے میں جن طلباء نے پوزیشن حاصل کی انہیں حضرت صاحب نے انعامات دیئے۔ پہلے سیکشن میں عربی کی اعلیٰ جماعتیں شامل تھیں ان میں مولوی رؤف احمد نے انعام حاصل کیا۔ دوسرے سیکشن میں عربی کی ابتدائی جماعتیں شامل تھیں ان میں دو طلباء منیر احمد عبّاسی اور محمد ادریس کونذھر نے انعامات حاصل کیئے۔ تیسرے سیکشن میں فارسی والے طلباء شامل تھے۔ ان میں محمد جمیل عبّاسی نے انعام حاصل کیا۔

مقابلہ حسنِ قرأت:۔ سال ۱۹۸۶ء رمضان المبارک میں درگاہ طاہر آباد شریف پر قاری عبدالرسول صاحب نے قرأت کا دورا پڑھایا آخر میں مقابلہ بھی رکھا گیا۔ پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء مولوی رؤف احمد، ڈاکٹر غلام یاسین، مولوی محمد صادق اور محمد جمیل عبّاسی (خصوصی انعام) کو حضرت صاحب نے انعامات دیئے۔

وقت کی پابندی:۔ ششماہی چھٹی شروع ہوتے وقت آپ نے اعلان فرمایا کہ چھٹی پوری ہونے کے بعد جو طالب علم مدرسے میں سب سے

پہلے پہنچے گا، اسے انعام دیا جائے گا۔ وعدے کے مطابق حضرت صاحب مدظلہ نے طالب علم حبیب اللہ بروہی (کراچی) کو انعام دیا۔

کتب خانے کا قیام:۔ درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو میں دارالعلوم کے قیام کے بعد حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ ایک مثالی کتب خانے کا قیام عمل میں لائے جس میں مختلف فنون کی کتب مہیا کی گئیں۔ ان میں سے کچھ کتابیں قدیم بزرگوں کے کتب خانوں سے تحفے طور ملیں اور کچھ کتابیں جو پاکستان میں نایاب تھیں، حرمین شریفین سے منگوائی گئیں۔ اس طرح حضور قبلہ عالم کے اشتیاق کے مطابق کافی کتابوں کا ذخیرہ جمع ہوگیا۔ حضرت صاحب کے وصال کے بعد، آپ کے لختِ جگر نورِ نظر حضرت قبلہ عالم محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے اس عظیم تمنا کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور مزید کتابیں منگوائیں۔ آپ نے ہر فن کی کتابیں علیحدہ علیحدہ الماریوں میں رکھوائیں اور ان کے لئے باقاعدہ رجسٹر اور کتب خانے کی نگرانی کیلئے انچارج مقرر کیا۔ کتب خانے میں قرآن پاک کی تفاسیر ۴۴، اصول تفسیر ۱۰ احادیث کی کتب ۱۰۰، اصول حدیث ۴۲، فقہ کی کتب ۵۷، اصول فقہ ۲۲، فتاوی کی کتب ۹۰، تصوف کی کتب ۷۰، نحو کی کتب ۳۲، ادب کی کتب ۲۷، تاریخ و تراجم و ردِ مذاہبِ باطلہ ۳۰۰، لغت کی کتب ۱۰، علم الکلام کی کتب ۱۱، جملہ ۹۱۰ کتابیں ہیں، جو تقریباً ۱۵ الماریوں پر مشتمل ہیں۔

خصوصی تقریبات:۔ (۱۸ مارچ ۱۹۸۲ء) جامعہ عربیہ غفاریہ کی آخری جماعت والوں نے فارغ التحصیل علماء کرام کی دعوت کی۔ اس تقریب میں حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے "لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ" کے موضوع

پر علماء کرام کو خطاب فرمایا۔ دورانِ تقریر آپ نے فرمایا کہ حضرت سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ حویلی مبارک میں گفتگو کرتے ہوئے یہ شعر پڑھا تھا

"پھلا پھولا رہے یارب، چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر، یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

بس، اس شعر کے پڑھتے ہی آپ پر گریہ کی حالت طاری ہوگئی۔ مولوی رحمت اللہ صاحب نے اس عاجز کو بتایا کہ روتے وقت آپ کے گال مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئے۔ آپ نے چشمہ اُتار کر میز پر رکھا اور اپنا رومال آنکھوں پر رکھ کر کافی دیر تک رُوتے رہے۔

پہلا وعظ نصیحت بہ ۱۲ جنوری ۱۹۸۳ء بروز بدھ ستائیسویں شریف کا موقع تھا، جماعت نئی خواہ پرانی کافی تعداد میں آئی ہوئی تھی حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے اس عاجز کو بتایا کہ حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے اس عاجز کو امر کیا کہ جلسہ والے دن نمازیں بھی آپ پڑھائیں اور تقریر بھی کریں" یہ عاجز سمجھ گیا کہ یہ حکم میرے لئے باعث برکت وسعادت ہے۔ نماز عشاء کے بعد حضرت صاحب کے فرمان سے تقریر کی۔ درگاہ اللہ آباد شریف پر یہ اس عاجز کا پہلا وعظ ونصیحت تھا۔

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ **کی موجودگی میں مراقبہ** بہ ۲۰ فروری ۱۹۸۳ء بروز اتوار آج بعد نماز فجر، پہلے حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے مراقبہ کروایا اور اس کے بعد حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ کروایا۔

غیر موجودگی میں مراقبہ، ذکر، نصیحت بہ ۲۵ فروری ۱۹۸۳ء بروز

جمعہ، آج صبح حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی غیر موجودگی میں، حضرت قبلہ کے محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے مراقبہ کروایا۔ وعظ و نصیحت کے بعد نئے آئے ہوئے لوگوں کو ذکر بھی سمجھایا۔ بعد نمازِ جمعہ بھی نئے لوگوں کو ذکر سمجھایا۔

آخر وقت میں حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت مبارک اکثر ناساز رہتی تھی۔ ایک مرتبہ فقیر پور شریف کی جماعت کے، گیارہویں شریف پر چلنے کے لئے اصرار کرنے پر آپ نے حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی کو گیارہویں شریف پر جانے اور وہاں طریقہ عالیہ کے دستور کے مطابق ذکر سمجھانے اور وعظ و نصیحت کرنے کے لئے امر فرمایا، اور اس قسم کا ایک خط اپنے ہاتھوں سے لکھ کر خلفاء کرام کو بھی اس حقیقت سے آگاہ فرمایا۔

آخری ستائیسویں:- ۲۷ صفر ۱۴۰۴ھ مطابق ۳ دسمبر ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ درگاہ اللہ آباد شریف پر صوبہ سرحد اور صوبہ پنجاب سے کافی جماعت آئی ہوئی تھی۔ حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے اس عاجز کو بتایا کہ اُس موقع پر حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے اس عاجز کو فرمایا کہ آپ جماعت کو ذکر بھی سمجھائیں اور تقریر بھی کریں۔ جب اس عاجز نے معذرت کی تو آپ نے فرمایا کہ ہم حویلی مبارک میں جاتے ہیں، آپ ہماری غیر حاضری میں ذکر سمجھائیں اور تقریر بھی کریں۔ جب اس عاجز نے اس بات کے لئے بھی معذرت کی تو آپ خاموش رہے۔ آخر تہجد کے وقت دوبارہ فرمایا، حضرت صاحب کے بہت زیادہ اصرار پر اس عاجز نے عرض کی کہ قبلہ! یہ عاجز ذکر تو سمجھا نہ سکے گا، البتہ حضور کے فرمان سے تقریر کرے گا۔ چنانچہ صبح کو آپ نے جماعت کے سامنے اردو زبان میں تقریر کی۔

مذکورہ بالا حقائق سے واضح ہے کہ حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مسمم ارادہ اور جماعت کے لئے ایک حجت تھی کہ طریقہ عالیہ کی اشاعت اور آپ کی مسند نشینی کے لئے حضرت قبلہ سجن سائیں مدظلہ بھی منتخب ہیں اور وہی اس عظیم کام کیلئے مستحق و معمور ہیں۔

اخلاق و آداب

حضور سید عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دنیا میں مجھے ادب اور اخلاق سکھانے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اللہ والے بھی ہمیشہ نبی کے رنگ میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں اور اپنے آقا و مولا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مجسمِ اخلاق ہوتے ہیں۔

حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ اپنی زبان فیضِ ترجمان سے گوہر افشانی فرماتے تھے کہ طالب کے لئے راہِ ترقی محنت، رابطہ اور محبت ہے۔ ادب ضروری ہے، بے ادب محروم رہتا ہے۔ الطَّرِيْقَةُ كُلُّهٗ اَدَبٌ طریقہ کا دار و مدار ادب پر ہے، اللہ تعالیٰ کی معرفت اور قربِ معنوی کا راستہ ادب ہی ہے۔

اخلاق و آداب میں یہ بات شامل ہے کہ اپنے استادوں، اپنے پیرانِ کبار کے خاندان اور اہلِ بیت عظام کے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے جب ہم اپنے شیخ مرشد مربی حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی کی حیاتِ مبارکہ پر نظر دوڑاتے ہیں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ آپ سراپا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات میں فنا ہیں اور ایسا ادب کسی دوسرے میں مشکل سے نظر آتا ہے۔

استادوں کا ادب و احترام: آپ کے اساتذہ کرام آپ سے دست بیعت ہیں اس کے باوجود جب اساتذہ کرام جھک کر آداب بجا لانے کی کوشش کرتے ہیں تو آپ خود اساتذہ کرام کے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے

آداب بجا لانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ جب بھی کوئی استاد دربارِ عالیہ پر آتا ہے تو فقراء کے عام لنگر کے علاوہ ان کے لنگر کے لئے خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔

اس عاجز کو اچھی طرح یاد ہے کہ عید الفطر کے پُر سعید موقع پر درگاہ طاہرآباد شریف پر حضور قبلہ محبن سائیں مدظلہ العالی نے چند دوست احباب کی دعوت فرمائی جس میں حضور کے اساتذہ کرام کے علاوہ کچھ خلفاء کرام بھی شامل تھے دیکھنے والی آنکھیں دیکھ کر تعجب کر رہی ہیں اور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو مجسم دیکھ رہی ہیں کہ آپ اپنے ہاتھوں میں پانی کا لوٹا اٹھائے کھڑے ہیں تمام دوستوں نے بہت منت سماجت اور لجاجت سے دست بستہ عرض کیا کہ حضور ہم سے یہ بے ادبی نہ ہوگی لیکن سیدی مرشدی گوہر افشاں ہوئے کہ ہمیں سعادت سے محروم نہ کرو اور پھر الامر فوق الادب کا لحاظ رکھتے ہوئے تمام دوست خاموش ہو گئے۔

اس عاجز نے کافی دفعہ یہ حیرت انگیز منظر بھی ان آنکھوں سے دیکھا ہے کہ سیدی مرشدی کے استادِ محترم جناب رفیق احمد شاہ صاحب جو کہ پیران کبار کے خاندان میں سے بھی ہیں۔ جب دربارِ عالیہ پر تشریف لاتے ہیں تو حضور قبلہ عالم اپنی جائے نماز ان کے لئے خالی کرتے ہوئے آگے بڑھ کر خود مصافحہ فرماتے ہیں اور جب استادِ محترم واپس اپنے گاؤں جانے کا قصد فرماتے ہیں تو حضور سیدی مرشدی اسٹاپ تک پہنچانے کا خود انتظام فرماتے ہیں اور دربارِ عالیہ پر رہنے کی صورت میں ان کی رہائش کے لئے خصوصی انتظام فرمایا جاتا ہے۔

جناب مولانا محمد سعید صاحب نے مجھے بتایا کہ جب قاری محمد طفیل صاحب

حضرت صاحب کی زیارت کے لئے المرکز روحانی (مہاجر کیمپ) کراچی میں آئے مگر حضور سیّدی مرشدی اس وقت کسی ضروری کام کے سلسلے میں باہر تشریف لے گئے تھے۔ قاری صاحب بغیر ملاقات کے ہی واپس چلے گئے۔ جب حضور قبلہ عالم تشریف فرما ہوئے تو آپ کو عرض کیا گیا کہ حضور کے استاد محترم تشریف لائے تھے۔ حضور قبلہ عالم اسی وقت کار پر قاری صاحب کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ حضور سیّدی مرشدی قاری صاحب سے پہلے جائے رہائش پر پہنچ گئے۔ جب قاری صاحب تشریف لائے تو حضور قبلہ عالم نے بڑھ کر مصافحہ فرمایا اور اپنی زبانِ گوہر بار سے فرمایا کہ جناب نے کیوں تکلیف فرمائی، پیغام بھیج دیا ہوتا بندہ خود حاضر ہو جاتا۔ اللہ اللہ یہ ادب واحترام، سچ ہے ؎

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا ؎ ہر بوالہوس کے لئے دار و رسن کہاں

جناب مولانا محمد سعید صاحب نے یہ واقعہ بھی بیان فرمایا کہ جب حضرت صاحب اپنے استاد محترم جناب منتخب الحق صاحب کے پاس تشریف لے گئے تو آپ استاد صاحب سے نہایت عاجزی وانکساری سے ملے اور استاد صاحب نے بھی نہایت پُروقار طریقے سے حضور کو خوش آمدید کہا۔ رخصت کے وقت حضور سیّدی مرشدی نے استاد صاحب کو سیر و تفریح کی دعوت دی، استاد صاحب نے دعوت قبول کی اور کار میں حضور سیّدی مرشدی نے اگلی سیٹ خالی کرتے ہوئے استاد صاحب کو بٹھایا اور خود اپنے غلاموں کے ساتھ پچھلی سیٹ پر رونق افروز ہوئے اور جب استاد صاحب سے رخصت لے کر واپس تشریف فرما ہوئے تو بھی آپ پچھلی سیٹ پر ہی رونق افروز ہوئے۔ غلاموں نے دست بستہ

عرض کی کہ حضور اگلی سیٹ پر تشریف فرما ہوں لیکن حضور نے فرمایا کہ ہمارا دل یہ گوارا نہیں کرتا کہ جس سیٹ پر استاد صاحب بیٹھے ہوں، میں بھی وہیں بیٹھوں۔ اللہ اللہ کیا ادب و احترام اور کیا عاجزی و انکساری کا مقام ہے کہتے ہیں کہ حضور قبلہ عالم کراچی میں جتنے دن بھی رونق افروز رہے پچھلی سیٹ پر ہی سفر فرماتے رہے۔

خاندانِ پیرانِ کبار کا ادب و احترام: حضور قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی اپنے پیرانِ کبار کے خاندان کا بھی بہت زیادہ ادب و احترام فرماتے ہیں۔ جب سے سیدی مرشدی مسند نشین ہوئے ہیں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ کرسی پر تشریف فرما ہوں اور پیرانِ کبار کے خاندان کا کوئی فرد نیچے بیٹھا ہو۔ بلکہ اکثر آپ کرسی پر بیٹھ کر وعظ و نصیحت فرمانا پسند ہی نہیں فرماتے۔ لیکن اگر کثرتِ جماعت کی بنا پر یا جماعت کے جزانہ اصرار پر کرسی پر رونق افروز ہوتے ہیں تو آپ ان تمام افراد کے لئے کرسیاں منگواتے ہیں، جن کا تعلق پیرانِ کبار کے خاندان سے ہوتا ہے، چاہے وہ کم عمر ہی کیوں نہ ہوں۔ اس عاجز نے کئی مرتبہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جناب رؤف احمد شاہ صاحب، جناب رفیق احمد شاہ صاحب، جناب نور العینین صاحب اور جناب دیدہ دل صاحب وغیرہ کے لئے عرس مبارک کے موقع پر کرسیوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جبکہ جناب نور العینین صاحب آپ کے قائم کردہ مدرسہ درگاہ فقیر پور شریف میں کچھ وقت زیرِ تعلیم بھی رہے ہیں اور جناب دیدہ دل صاحب اس وقت آپ کے دستِ بیعت ہیں اور درگاہ اللہ آباد شریف پر مدرسہ میں زیرِ تعلیم ہیں۔ یاد رہے کہ یہ تمام افراد آپ کے دستِ بیعت ہیں اور جناب دیدہ دل صاحب تو آپ کے شاگرد بھی ہیں۔

شاگرد ہونے کے باوجود سیدی مرشدی آپ کے لئے ضرور کرسی منگواتے ہیں پیرانِ کبار کا خاندان جب بھی آپ کے ہاں مہمان ہوا تو حضور نے خود سب کے لئے رہائش کا انتظام فرمایا اور کھانے پینے کا خیال فرمایا۔

اہلِ بیت کی تعظیم و تکریم: حضورِ اکرم نورِ مجسم، فخرِ دو عالم، محبوب کبریا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تقاضا ہے کہ آپ کی آل و اولاد سے بھی محبت کی جائے۔ ان کی تعظیم و توقیر کی جائے۔ تمام بزرگانِ دین سادات کرام کی تعظیم کو جزوِ ایمان سمجھتے ہیں۔ حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی بھی حسبِ معمول سادات کرام کی تعظیم اور ادب و احترام بجالاتے ہیں یہی سبب ہے کہ جناب جمیل شاہ صاحب کی بہت زیادہ تعظیم فرماتے ہیں۔

حضرت شیخ جلالی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جس میں ادب نہیں اس کو شریعت کا پتہ نہیں۔

حضرت ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آدمی عبادت اور اطاعت کے ذریعے جنت میں داخل ہوتا ہے اور ادب کے ذریعے آدمی اللہ سے واصل ہوتا ہے۔

ع

از خدا خواہیم، توفیقِ ادب
بے ادب محروم، ماند از لطف رب

ادب

کسی نے کہا ہے "باادب بانصیب
بے ادب بدنصیب"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حصہ دوم

تبلیغی سرگرمیاں

اس سلسلے میں حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ جماعت کے ہر فرد کو تبلیغ کے کام کیلئے ہوشیار اور بیدار کرتے رہے۔ خصوصاً رمضان المبارک کے مہینے میں گاؤں اور شہروں کے چوکوں پر عام لوگوں کے مجمعے میں سرِعام تبلیغ کا کام سرانجام دیتے رہے۔ بہ نفسِ نفیس نہ صرف اندرونِ سندھ بلکہ ملک کے دیگر دور دراز علاقوں جیسے بلوچستان، سرحد اور بلوچستان میں سفر کی صعوبتیں جھیل کر تبلیغ کے کام میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

بلوچستان کا سفر: اس عاجز کو اچھی طرح یاد ہے کہ بلوچستان کے ایک سفر میں، جس میں کافی جماعت اور علماء کرام بھی ساتھ تھے، مولانا عبدالغفور صاحب نے بتایا کہ وہ ایک تاریخی اور مثالی سفر تھا۔ راستے میں نہایت ہی تیز بہاؤ کے ساتھ پانی کی نئے (آبشار) پار کرنی پڑ رہی تھی۔ حضرت قبلہ صاحب عمر رسیدہ اور عوارضات میں مبتلا ہونے کے باعث انہیں پار کرنا دشوار محسوس فرما رہے تھے۔ لہٰذا مقامی لوگوں نے چارپائی پر جلوہ افروز کر کے ایسے تیز بہاؤ کو نہایت عقیدت اور بعد احترام پار کروایا۔

پنجاب کا سفر: پنجاب کے بھی دور دراز کے گاؤں اور شہروں میں تبلیغی سفر ہوئے۔ ضلع سیالکوٹ کے چک امرو، نامی گاؤں جو ہندوستان کی سرحد سے ملحقہ گاؤں ہے وہاں جیسے دور دراز علاقے بھی آپ قبلہ عالم کے تبلیغی برکات و فیوضات سے مستفیض ہوئے۔

سرحد کا سفر: سرحد جو کہ سندھ سے کافی دور واقع ہے وہاں کے علاقہ بنوں کے وزیر قبائل کے جلیل القدر فرد مولوی عبدالسلام صاحب کی دعوت پر بذریعہ

ہوائی جہاز وہاں تشریف فرما ہوئے۔ وہاں کے آس پاس کے علاقوں میں تبلیغی دورے فرمائے۔ وہاں کے لوگ پشتو کے علاوہ کوئی زبانِ دیگر سے نابلد ہونے کی وجہ سے ایک مترجم کی مدد سے حضرت صاحب کی تقریر سے فیض یاب ہوئے۔

ایک صحافی کے تاثرات: بنوں شہر کے ایک باشندے جو صحافی، مصنف اور ادیب ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے عالم بھی تھے اور وہاں کے اخبار "ترجمان الحق" کے ایڈیٹر محترم قاری حضرت گل، یہ حضرت صاحب کی تقریر پُر تاثیر سے بیحد متاثر ہوئے اور اپنے اخبار میں مقامی علماءِ کرام سے اپیل کی کہ ایسی بزرگ ہستی سے فیض یاب ہونے کی اشد ضرورت ہے جن میں بدرجۂ اتم روحانیت بھی ہے اور حقانیت بھی۔ آج کے مادی دور میں ایسی بزرگ ہستی بہت ہی بڑی نعمت ہے۔ یہ حضرت دوبارہ درگاہ فقیر پور شریف بھی آچکے ہیں۔

ایک قلبی خواہش: مندرجہ بالا حقائق کے مطابق حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ تبلیغی جوش و جذبے کے تحت جماعت کے کافی وفود پاکستان سے باہر ممالک خصوصاً حرمین شریفین اور متحدہ عرب امارات کی طرف بھی بھیجے۔ نہ صرف یہ بلکہ آپ کی ہمیشہ قلبی شدید خواہش رہی کہ آپ بنفسِ نفیس وہاں کے تبلیغی سفر کریں۔ لیکن ضعیف العمری اور عوارضات اس خواہش کی تکمیل میں مانع رہے۔

دبئی کی دعوت: ۹ جنوری ۱۹۸۳ء کو 'اقبال' نامی ایک محترم شخص دبئی سے ویزا لے کر پہنچے۔ درگاہ اللہ آباد شریف میں حضرت قبلہ صاحب سے مشرفِ نیاز ہوئے اور متحدہ عرب امارات کی دعوتِ تبلیغِ دین عرض کی۔ حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی اس وقت طبیعتِ مبارکہ ناساز تھی اس لئے اس شخص کو تسلی و تشفی فرمائی کہ ان شاءاللہ تعالیٰ آئندہ دبئی حاضر ہوں گے۔

متحدہ عرب امارات کا سفر: بحمدہ تعالیٰ یہ خواہش حضور قبلہ سوہنا سائیں

رحمۃ اللہ علیہ کے ولیعہد شہزادہ حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے پوری فرمائی
دسمبر ۱۹۸۵ء میں متحدہ عرب امارات میں سرگرم عمل جماعت کی دیرینہ
خواہش کی تکمیل میں جب عازم سفر ہوئے تو بقول مولانا محمد رمضان صاحب
حضور قبلہ سجن سائیں مدظلہ العالی سرآن حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ
کو روتے ہوئے یاد کرتے رہے کہ حضرت قبلہ صاحب کی یہ شدید آرزو رہی
کہ متحدہ عرب امارات میں تبلیغ کی سعادت نصیب ہو لیکن زندگی نے
وفا نہ کی۔ حضور قبلہ سجن سائیں مدظلہ العالی حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ
کے فیوضات و برکات کو یاد کرکے روتے رہے۔

روزنامہ امن: کراچی سے شایع ہونے والے اخبار 'امن' نے یہ خبر جلی
حروف سے نمایاں جگہ پر شایع کی "روحانی طلبہ جماعت پاکستان کے سرپرست
اعلیٰ حضرت خواجہ محمد طاہر بخشی نقشبندی المعروف محبوب سجن سائیں
مدظلہ العالی پندرہ روزہ تبلیغی دورہ پر آج دوبئی روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں
وہ مختلف شہروں میں روحانی اجتماعات سے خطاب فرمائیں گے"

ابو ظہبی کا دورہ: سال ۱۹۸۷ء متحدہ عرب امارات کی جماعت کی درخواست
پر تبلیغ کے لئے وہاں تشریف فرما ہوئے اور پندرہ روزہ تبلیغی دورہ مختلف
ریاستوں میں طریقۂ عالیہ اور دین متین کی خدمت میں فرمایا۔ اس متبرک سفر میں
دیگر علماءِ عظام کے علاوہ روحانی طلبہ جماعت کے صدر ڈاکٹر منور حسین بھرگڑی
بھی ساتھ تھے۔ دو تبلیغی دوروں کی برکت سے جماعت کافی ترقی پزیر ہوئی
وہاں کے مقامی اور دیگر ممالک سے روزگار کے لئے آئے ہوئے کافی لوگ جماعت
کے حلقہ بگوش ہوئے۔ اس طرح وہاں پر جماعت کا کافی اچھا کام ہو رہا ہے اور
وہاں سے کئی لوگ حضرت قبلہ سجن سائیں مدظلہ العالی کی زیارت کے لئے سندھ

تشریف لاتے ہیں۔ گذشتہ سالانہ عرس مبارک کے موقع پر تقریباً بیس حضرات وہاں سے تشریف فرما ہوئے اور ہفتہ بھر رہ کر فیض سے مستفیض ہوئے۔ حضرت قبلہ سجن سائیں مدظلہ العالی کی محنت و کوشش سے متحدہ عرب امارات میں تین روحانی طلبہ جماعت کی شاخیں اور تین مضبوط مراکز قائم ہو چکے ہیں۔

تبلیغی خط (دبئی سے) مولانا محمد اکرم خلیفہ دبئی سے رقمطراز ہوتے ہیں "قبلہ خط لکھنے میں دیر کا سبب یہ ہے کہ یہاں پر لگاتار کئی پروگرام ہوتے ہیں۔ ابھی ایک پروگرام اختتام کو پہنچتا ہے تو دوسرے پروگرام کی تیاری شروع ہو جاتی ہے۔ الصفاء مرکز والی مسجد میں پروگرام رکھا گیا۔ یہ پروگرام عشاء کے بعد بھی جاری رہا۔ عجمان، ابوظہبی اور دیگر اطراف سے جماعت کافی تعداد میں آئی تھی۔ اس عاجز نے تقریر کی۔ قبلہ محبوب کے فیوض و برکات سن کر لوگ کافی متاثر ہوئے۔

تبلیغی خط (ابوظہبی سے) محترم کیپٹن محمد شفیق صاحب ابوظہبی سے رقم کرتے ہیں کہ، "حضرت قبلہ سجن سائیں مدظلہ العالی کی نظرِ کرم سے اس وقت فوجی دوستوں میں کافی اچھے تاثرات ہیں۔ تبلیغی کام روز افزوں ہے بلکہ افزوں تر ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ متحدہ عرب امارات میں تبلیغ کے کام پر سخت پابندی ہوتی ہے اس کے باوجود حضور قبلہ عالم کی دعا و برکات سے فوج کے اندر تبلیغ کی اجازت مل گئی ہے۔

تبلیغی خط (امریکہ سے) ظفر اقبال صاحب جو اصل میں دبئی کے رہواسی ہیں۔ حضور قبلہ عالم جب دبئی تشریف فرما ہوئے تو ان صاحب نے ذکرِ قلبی لیا اور کافی نصیحت حاصل کی۔ اس وقت یہ صاحب امریکہ میں سینٹ کیتھرین کالج میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ حضرت صاحب کی نوری

نگاہ سے الحمدللہ باشرع اور تبلیغ دین میں سرگرم ہیں۔ لکھتے ہیں کہ "قبلہ! آپ کی دعا سے نماز اور تلاوت سے مستفیض ہوں اور آپ کے ارشاد کے مطابق کالج میں تبلیغ بھی کرتا ہوں۔ یہاں کے لوگ میری تبلیغ دلچسپی سے سنتے ہیں دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس سعادت میں کامیاب کرے۔ آمین ..

تبلیغی خط (عمان) صوفی نذیر حسین کشمیری لکھتے ہیں "قبلہ! آپ کے فرمان سے دن رات تبلیغ میں مصروف ہوں۔ الحمدللہ آپ کی نگاہ فیض سے کام بہت اچھا ہو رہا ہے۔

تبلیغی خط (عجمان) محمد شریف صاحب لکھتے ہیں کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر محمد اکرم صاحب نے دبئی میں اپنے مکان پر ایک جلسہ منعقد کیا۔ نہایت کامیاب رہا۔ یہ عاجز اپنی زوجہ محترمہ کے ساتھ وہاں پہنچا۔ عورتوں کے لئے علیحدہ اور اچھا انتظام تھا۔ آدھی تقریباً عرب اور تقریباً آدھی پاکستانی خواتین تھیں۔ نعت خوانی کا بھی خصوصی انتظام تھا۔ عرب اور پاکستانی خواتین نے باری باری نعت شریف پڑھیں۔ مولانا محمد اکرم صاحب نے نہایت پُرتاثیر تقریر کی یہ تقریر انہوں نے پردہ سے باہر کی۔

ترکی کے صحافی کے تاثرات: جون ۱۹۸۶ء میں ایک ترک صحافی سندھ کے دورے کے دوران حیدرآباد تشریف آور ہوا تو اُسے معلوم ہوا کہ وہاں سے صرف سات میل کے فاصلے پر درگاہ طاہرآباد شریف میں وقت کے ولی کامل موجود ہیں تو وہ صاحب دیدار کے لئے پُرتجسس تشریف فرما ہوئے۔ جب حضور قبلہ عالم سے ملاقات ہوئی تو ان پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی اور گریہ میں مبتلا رہنے کی وجہ سے کوئی لفظ نہ کہہ سکا۔

روزنامہ آفتاب حیدرآباد: اس طرح لکھا،

"ترکی کے صحافی کی حضرت سجن سائیں مدظلہ سے ملاقات"

اسلامی جمہوریہ ترکی کے روزنامہ "ترجمان" کے نمائندہ خصوصی مسٹر محمد عمر عثمانی نے گذشتہ روز درگاہ طاہر آباد شریف جمبر روڈ ٹنڈو الہیار میں حضرت قبلہ سجن سائیں مدظلہ العالی سے ملاقات کی اور ذکر قلبی حاصل کیا۔ ذکر ملتے ہی ان پر جذبہ طاری ہوگیا اور ایک عجیب وغریب کیفیت سے سرشار ہوا۔ ہمارے نمائندے سے انہوں نے کہا کہ یہاں آکر مجھے آرام اور سکون ملا ہے۔ میں خود کو ایک خوش نصیب انسان تصور کرتا ہوں۔ میں پھر کبھی پاکستان آیا تو محترم سجن سائیں مدظلہ العالی سے ضرور ملونگا اور اپنے ملک کے باسیوں کو بھی بتاؤں گا کہ ایسے اللہ والے بزرگ ہر وقت صرف رضائے الٰہی کے لئے اللہ کے فرمان پر خود بھی عمل پیرا ہیں اور دوسروں کی بھی رہبری کرتے ہیں۔ پاکستانی خوش نصیب ہیں کہ ایسی بزرگ ہستی ان میں موجود ہے۔ میں نے سندھ میں حقیقی بزرگوں کی جھلک پائی ہے۔ (اخبار کا تراشہ موجود ہے)

تبلیغی سفرنامہ:۔ حضور قبلہ سجن سائیں مدظلہ العالی نے سندھ کے علاوہ بلوچستان سرحد، پنجاب اور متحدہ عرب امارات کے کئی تبلیغی دورے کئے ہیں۔ وقت کی کمی کے باعث یہاں پر صرف چند بڑے اور مشہور شہروں کے سفر بیان کئے جاتے ہیں

پنجاب (۲۳ سفر۔ ۱۲ پروگرام)

پہلا سفر:۔ جنوری ۱۹۸۵ء میں پہلا سفر موئن جو دڑو سے لاہور بذریعہ جہاز فرمایا۔ جہاں پر مرکز روح الاسلام (لاہور) اور دربار حبیبیہ (ظفروال) کے عظیم الشان جلسوں سے خطاب کیا۔

روزنامہ نوائے وقت نے لکھا "روحانی طلبہ جماعت کے سرپرست اعلیٰ قبلہ خواجہ محمد طاہر بخشی صاحب المعروف حضرت محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی چار روزہ تبلیغی دورہ پر آج پنجاب روانہ ہوگئے۔ دو دن لاہور اور دو دن ظفروال اور

پتوکی میں قیام کریں گے اور مختلف مقامات پر روحانی اجتماعات سے خطاب فرمائیں گے

دوسرا سفر :۔ مئی ۱۹۸۵ء میں سکھر سے لاہور فلائیٹ سے روانہ ہوئے ۔ مرکز روح الاسلام (لاہور) دربار حبیبیہ (ظفروال) دربار حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ (بھیکی) تتھو چک (فیصل آباد) سراج آباد (ملتان) اور دیگر علاقوں میں روحانی خطاب کیا۔

روزنامہ نوائے وقت نے لکھا کہ " روحانی طلبہ جماعت پاکستان کے سرپرستِ اعلیٰ حضرت خواجہ محمد طاہر بخشی مدظلہ العالی سات روزہ دورے پر ۳ مئی کو پنجاب روانہ ہو رہے ہیں۔ جہاں وہ لاہور، شیخوپورہ، ظفروال، بھیکی، فیصل آباد، تتھو چک، ملتان اور دیگر مقامات پر روحانی خطاب فرمائیں گے۔

دربار مسکین پور شریف کی حاضری :۔ اس سفر کے دوران حضور قبلہ صاحب دربار مسکین پور شریف پر حاضری دی ۔ جہاں حضرت خواجہ غریب نواز پیر فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی زیارت کی۔

تیسرا سفر :۔ ستمبر ۱۹۸۶ء میں سات روزہ تبلیغی دورے پر پنجاب تشریف فرما ہوئے لاہور، فیصل آباد، ملتان، ظفروال، خان پور، مظفر گڑھ وغیرہ میں عظیم الشان جلسوں سے نورانی خطاب فرمایا۔

تربیتی پروگرام :۔ یاد رہے کہ اس سفر میں مرکز روح الاسلام میں تین روزہ تربیتی پروگرام بھی رکھا گیا تھا۔ جس میں درسِ قرآن، حدیث، فقہ، تصوف، اخلاق و آداب اور موجودہ دور کے ضروری اور اہم موضوعات پر لیکچر دیئے۔

کراچی (پانچ سفر ۔ ۱۸ پروگرام)

پہلا سفر :۔ جنوری ۱۹۸۴ء میں المرکز روحانی (مہاجر کیمپ) جامع مسجد اللہ والی (جیکب لائن) قصبہ کالونی مسجد عثمانیہ (موسیٰ گوٹھ) میں جلسوں سے خطاب فرمایا۔

دوسرا سفر :۔ جون ۱۹۸۵ء میں المرکز روحانی (مہاجر کیمپ) مسجد نور علی نور

(بہار کالونی) اور دیگر مختلف جگہوں پر خطاب فرمایا۔

تیسرا سفر:۔ جنوری ۱۹۸۶ء میں المرکز روحانی میں بعد نماز عشاء کراچی کے جمیع خلفاءِ کرام کو خصوصی خطاب فرمایا۔

چوتھا سفر:۔ جولائی ۱۹۸۶ء میں الفتح مسجد (کھنڈو گوٹھ) مسجد عثمانیہ (موسیٰ گوٹھ) مسجد دارالسلام (ناظم آباد) مسجد دارالحمد (قصبہ کالونی) نورانی مسجد (جام صاحب کالونی) نورٌ علیٰ نور مسجد (بہار کالونی) وندر (لسبیلہ بلوچستان) حب چوکی (لسبیلہ بلوچستان) میں ذکر کی تلقین اور خطاب فرمایا۔ اس کے علاوہ ناظم آباد میں روحانی طلبہ جماعت کے عہدیداران سے خطاب فرمایا۔

پانچواں سفر:۔ جولائی ۱۹۸۶ء میں المرکز روحانی، الفتح مسجد، مسجد ربی (ناظم آباد) ربانی مسجد (میراں ناکہ) بلوچ کالونی، مسجد نورٌ علیٰ نور، گڈاپ کے عظیم الشان جلسوں سے خطاب فرمایا، اور ذکر کی تلقین فرمائی۔

حیدرآباد (۵ سفر ۱۲ پروگرام)

پہلا سفر:۔ جنوری ۱۹۸۰ء میں روحانی طلبہ جماعت کی سالانہ کانفرنس مسجد عمر اسلام (حیدرآباد) گول مسجد (لطیف آباد) میں پروگرام رکھے گئے۔ اس کانفرنس کی کارروائی ریڈیو سے بھی نشر کی گئی۔ حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی، مولوی رحمت اللہ صاحب کے ساتھ اس کانفرنس میں شریک ہوئے۔

دوسرا سفر:۔ نومبر ۱۹۸۳ء میں روحانی طلبہ جماعت کی سالانہ کانفرنس عمر اسلام مسجد میں منعقد ہوئی۔ آپ نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ، "یہ عاجز طلبہ کی ولولہ انگیز تقاریر سنکر از حد متاثر ہوا ہے۔ تقاریر تو سنیں لیکن مقرر طلبہ کی زیارت سے مشرف نہ ہوسکا۔ کیونکہ یہ عاجز پیچھے بیٹھا تھا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ آج روحانی طلبہ جماعت کی صورت میں حضرت قبلہ سوہنا سائیں (رحمۃ اللہ علیہ) کی

تمناؤں کی تعبیر ہمارے سامنے موجود ہے۔

ایک بار مرشدِ مربی نے فرمایا تھا کہ ہماری قلبی آرزو ہے کہ ایک ایسی مشنری قائم ہو جس میں جو مسلمان شامل ہو وہ مبلغ بن کر نکلے اور آج وہ تعبیر ہمارے سامنے الحمدللہ موجود ہے اور وہ مجاہدینِ اسلام روحانی طلبہ جماعت کے طلبہ ہیں۔ آخر میں آپ نے تقریری مقابلہ میں کامیاب طلبہ کو انعامات دیئے۔

روزنامہ جنگ نے لکھا" روحانی طلبہ جماعت کی دو روزہ کانفرنس ۲۴، ۲۵ نومبر ۱۹۸۳ء کو عمر اسلام مسجد بالمقابل ماڈل اسکول جامعہ سندھ اولڈ کیمپس گارڈی کھاتہ میں منعقد ہورہی ہے۔ پروگرام کے مطابق ۲۴ نومبر بعد نمازِ عصر تقریری مقابلہ ہوگا۔ اس کانفرنس کی صدارت مولانا محمد طاہر صاحب کرینگے مہمانِ خصوصی مولانا محمد ادریس ڈاہری ہوں گے۔

تیسرا سفر:۔ جولائی ۱۹۸۴ء میں عمر اسلام مسجد، حقانی مسجد، مدینہ مسجد، مصطفائی مسجد جامشورو کالونی، محمدی مسجد لطیف آباد، میں خطاب کیا۔

چوتھا سفر:۔ جون ۱۹۸۶ء میں مسجد حنفیہ اور دیگر جگہوں پر خطاب کیا۔

ٹھٹھہ (۲ سفر ۷ پروگرام)

پہلا سفر:۔ جولائی ۱۹۸۴ء میں مکلی، گھارو کے آس پاس کے علاقوں میں خطاب اور ذکرِ قلبی کی تلقین کی۔

دوسرا سفر:۔ ۱۹۸۵ء میں ٹھٹھہ شہر کے جوکھیوں کے گاؤں میں جلسے منعقد کیئے گئے۔ آپ نے ان سے خطاب فرمایا اور اس کے علاوہ آپ سفر میں بھنبھور گئے اور غازی محمد بن قاسم کی تعمیر کرائی ہوئی مسجد میں مغرب کی نماز باجماعت ادا کی۔

ہالا (۲ سفر ۵ پروگرام)

پہلا سفر:۔ جولائی ۱۹۸۳ء میں کسی مسجد میں آپ نے دو دن..... کا پروگرام رکھا ہوا تھا۔ اس عظیم الشان جلسے سے آپ نے خصوصی خطاب فرمایا بعد میں آپ بھٹ شاہ روانہ ہو گئے۔

دوسرا سفر:۔ نومبر ۱۹۸۶ء میں آپ نے منگی لدھو شاہ مسجد، لوہاروں والی مسجد اور پرانا ہالا کی مختلف جگہوں پر جلسوں سے خطاب فرمایا اور ذکر کی تلقین کی۔ روزنامہ جنگ نے اس موقع پر یہ خبر شائع کی۔ نقشبندی سلسلے کے روحانی پیشوا حضرت قبلہ خواجہ پیر محمد طاہر صاحب روحانی طلبہ جماعت ہالا کی دعوت پر ہالا پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر پیر صاحب کے ہمراہ ان کے مریدوں کی بھی بڑی تعداد تھی، بعد میں جامع مسجد منگی لدھو شاہ میں نمازِ مغرب ادا کی گئی، اس موقع پر پیر صاحب نے اپنے دور دراز کے علاقوں سے آئے ہوئے مریدوں اور معتقدوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کا دور نفسانفسی کا دور ہے، پوری دنیا میں ہلچل مچی ہوئی ہے کسی بھی شخص کو دلی سکون میسر نہیں ہے۔ ہر شخص راحت اور قلبی سکون کے لئے کوشاں ہے۔ پیر صاحب نے کہا کہ یہ سب کچھ ہمارے اعمال کا نتیجہ ہے۔ ہم مسلمانوں نے خدا اور رسول کے احکامات سے چشم پوشی کر رکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری دنیاوی و آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ ہم اللہ اور اس کے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے راستے پر چلیں۔ پیر صاحب نے کہا کہ سکون حاصل کرنے کے لئے خدا کا ذکر کرنا چاہیئے، اللہ کے ذکر سے دلی سکون حاصل ہو گا۔ انہوں نے اپنے مریدوں کو تلقین کی کہ وہ اپنے بچوں کو دنیاوی تعلیم دلانے کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم پر خصوصی توجہ دیں۔ آخر میں روحانی طلبہ جماعت ہالا نے حضرت خواجہ پیر محمد طاہر صاحب کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔ اس موقع پر

لنگر بھی تقسیم کیا گیا۔

نواب شاہ:۔ (۵ سفر، ۱۵ پروگرام)

پہلا سفر:۔ مئی ۱۹۸۴ء میں آپ نے چک ۲ ، ۳ ، ۶ ، ماسٹر سلطان علی کا گاؤں ، گاؤں محمد حسین اور مدنی مسجد (اگولیمار) کے تین جلسوں سے خطاب فرمایا اور ذکر کی تلقین بھی فرمائی۔

دوسرا سفر:۔ اگست ۱۹۸۴ء میں مدنی مسجد میں ایک عظیم الشان جلسہ رکھا گیا۔ آپ نے مغرب نماز کے بعد ذکر کی تلقین فرمائی اور خطاب بھی کیا۔

تیسرا سفر:۔ نومبر ۱۹۸۵ء میں آپ نے مدنی مسجد اور جامع مسجد سرہاری کے جلسوں سے خصوصی خطاب فرمایا۔

چوتھا سفر:۔ جولائی ۱۹۸۶ء میں آپ نے مدنی مسجد کے ایک عظیم الشان جلسے سے خطاب فرمایا۔

پانچواں سفر:۔ ۱۹۸۷ء میں مدنی مسجد میں ایک اصلاحی پروگرام رکھا گیا جس سے آپ نے خطاب فرمایا۔

مورو (۱۰ سفر، ۱۴ پروگرام)

پہلا سفر:۔ ستمبر ۱۹۸۲ء میں حضرت خواجہ پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے سلسلے میں روحانی مسجد مورو میں ایک عظیم الشان جلسے سے حضرت قبلہ سجن سائیں مدظلہ العالی نے صدارتی خطبہ دیا۔

دوسرا سفر:۔ جنوری ۱۹۸۳ء میں روحانی طلبہ جماعت پاکستان کی طرف سے جامع مسجد مورو میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں ایک عظیم الشان جلسہ رکھا گیا۔ جس میں علماء کرام کے علاوہ طلبہ حضرات نے بھی تقریریں کیں۔ مغرب نماز کے بعد حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے اپنا نورانی خطاب فرمایا اور

حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت مبارک کی شفایابی کے لئے دعا فرمائی کیونکہ محبوب مرشد کے وجودِ مسعود سے ہی کائنات کا وجود ہے اور اُن کی زندگی مبارک کائنات کی زندگی ہے۔

تیسرا سفر: ۔فروری ۱۹۸۳ء میں روحانی طلبہ جماعت پاکستان کی طرف سے محمدی مسجد مورو میں یوم محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں علماء کرام اور طلبہ حضرات نے خطاب کیا۔ جس میں طلبہ کے درمیان تقریری مقابلے کا انعقاد ہوا۔ اس جلسے کے مہمانِ خصوصی جناب جیئل شاہ صاحب تھے۔ یاد رہے کہ اس جلسے کی صدارت حضور قبلہ عالم غوث الاعظم حضرت محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی فرما رہے تھے آپ نے صدارتی خطاب بعد نماز مغرب فرمایا۔

چوتھا سفر: ۔مئی ۱۹۸۳ء میں جماعت اصلاح المسلمین کی طرف سے نوری مسجد دستگیر کالونی مورو میں بسلسلہ عرس مبارک حضرت پیر مٹھا سائیں رحمۃ اللہ علیہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں بعد نماز مغرب حضرت قبلہ عالم سجن سائیں مدظلہ العالی نے نوری خطاب فرمایا۔

پانچواں سفر: ۔جولائی ۱۹۸۳ء میں علماء کرام کا وفد جو سندھ کے دورے پر نکلا تھا وہ مورو پہنچا۔ قبا مسجد (مورو)، شاہ پور جہانیاں، مقیم ڈاہری میں حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے صدارتی خطاب فرمایا۔

چھٹا سفر: ۔۲۵ دسمبر ۱۹۸۳ء میں جماعت اصلاح المسلمین کی طرف سے بخاری میدان میں بسلسلہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم الشان جلسے کا انعقاد ہوا۔ جس میں آخر میں حضرت قبلہ عالم حضرت محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے خصوصی خطاب فرمایا۔

ساتواں سفر:۔ جنوری ۱۹۸۴ء میں جامع مسجد بھو جا (مورو) میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس کے آخر میں حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے خصوصی خطاب فرمایا۔

آٹھواں سفر:۔ فروری ۱۹۸۴ء میں گوٹھ غلام حسین میرجت میں ایک اصلاحی جلسے کا انعقاد کیا گیا جس میں بعد نماز جمعہ حضرت قبلہ سجن سائیں مدظلہ العالی نے ذکر کی نعمت سے سب کو نوازا اور ذکر کی تلقین فرماتے ہوئے خصوصی خطاب فرمایا۔

نواں سفر:۔ نومبر ۱۹۸۴ء میں مولانا محمد ادریس صاحب کی دعوت پر حضرت قبلہ سجن سائیں مدظلہ العالی مدرسہ "جامعہ محمدیہ" شاہ پور جہانیاں میں تشریف فرما ہوئے اور دعا کے بعد گوٹھ حاجی عبداللطیف ڈاہری، میاں جا قبا، اور حاجی غلام حیدر ڈاہری میں جلسوں سے خطاب فرمایا۔

دسواں سفر:۔ دسمبر ۱۹۸۵ء میں جامع مسجد مورو میں بسلسلہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بروز جمعہ ایک عظیم الشان جلسے سے حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے خطاب فرمایا۔

ان کے علاوہ آپ نے مختلف شہروں قنبر (لاڑکانہ)، ٹنڈو الہیار، ٹنڈو آدم ڈگری، بھڈو، پرانا دنبالہ، ہٹوں کوٹ، وارہ، خیرپور ناتھن شاہ، میٹاری، بھریا روڈ، پھل (نوشہرہ) دین پور، سومر جنیز (کنڈیارو) . پکا چانگ، کرونڈی (فیض گنج) غیبی دیرہ، کھنڈو گوٹھ (وارہ)، چاکر خان چانڈیہ. لشکر خان لاشاری سوڈھر تھانو (میہڑ) دالی، خانوان (کنڈیارو)، لٹری، میرواہ (سیٹھارجہ) میں منعقد کئے گئے جلسوں سے خطاب فرمایا۔

ہفتہ وار پروگرام:۔

تبلیغی سرگرمیوں کے سلسلے میں حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی

اپنے ساتھ چند علماءِ کرام کو لے کر وفد کی صورت میں مختلف شہروں میں ہر جمعرات کے روز بغیر کسی دعوت کے تشریف لے جاتے اور نئے پرانے فقراء جمع ہوتے ہیں اور ظہر نماز کے بعد ایک عمدہ تربیتی پروگرام منعقد کیا جاتا ہے۔ اس پروگرام میں درسِ قرآن، درسِ حدیث، تصوف اور فقہ کے ساتھ ساتھ حضور قبلہ عالم کی روح پرور، ایمان افروز اور پر تاثیر تقریر غافل انسانوں کو ہوشیار اور بیدار کرتی ہے۔ یہ ہفتہ وار پروگرام عموماً ظہر نماز سے عصر تک جاری وساری رہتا ہے۔ اس پروگرام کی ابتداء حضور قبلہ عالم قلبی وروحی فداہ کے آبائی گاؤں خانواہن سے کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ جامعہ عربیہ غفاریہ اللہ آباد شریف کے معلّمین ومتعلّمین میں تبلیغی ذوق وشوق بیدار کرنے کے لئے ہر ہفتے جمعرات کی شام کو ایک وفد تشکیل دیا جاتا ہے جو مختلف گوٹھوں میں بسلسلۂ تبلیغ روانہ کیا جاتا ہے جو ہر جمعرات کو کسی نہ کسی گاؤں میں جاکر مسلمانوں کو دین کے درد اور فکر آخرت کے لئے ہوشیار وبیدار کرتا ہے۔ یاد رہے کہ اس وفد میں ایک مدرّس (معلّم) اور تین بڑے طالب علم (متعلّمین) ہوتے ہیں۔ باقی جو مدرّسین اور طلباء حضرات مدرسہ میں موجود ہوتے ہیں ان کے درمیان بروز جمعرات بعد نماز عشاء ایک جلسہ رکھا جاتا ہے جس میں طلباء کے اندر تقریری مادہ پیدا کرنے کے لئے مختلف موضوعات پر تقاریر کرائی جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ تقریری اور تربیتی پروگرام ہر ہفتے منعقد کیا جاتا ہے۔

نشر واشاعت:۔ حضرت قبلہ محبوب سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرماتے تھے کہ ہماری دلی تمنا اور خواہش ہے کہ تقریروں اور جلسوں کے ساتھ ساتھ تحریری طور پر بھی ہمارا کام ہو۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں کتابچے شائع کئے

جائیں۔ ہماری اپنی ذاتی پریس ہو، اور ماہوار رسالہ جاری کیا جائے۔ آج قادیانیت اور عیسائیت کے پرستار بہت آگے بڑھ رہے ہیں، ہم بھی سادہ لوح مسلمانوں کو اپنی اس خدمت سے قادیانیوں اور عیسائیوں کے شر سے بچائیں۔ پاکستان کے لاکھوں سادہ لوح مسلمان ان کا لٹریچر پڑھ کر فریب میں آچکے ہیں۔ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے اس کے باوجود وہ اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں۔

حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے اپنی بھرپور کوششوں سے اپنے محبوب مرشد کریم رحمۃ اللہ علیہ کی ان خواہشات اور تمنا کو عملی جامہ پہنایا۔ اب تک تقریباً پچاس ساٹھ کتابیں عربی، سندھی اور اردو میں شائع ہو چکی ہیں۔ ایک سہ ماہی رسالہ "الطاھر" کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔

حضرت خواجہ غوث الاعظم قبلہ محبوب سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے جب ۱۹۶۹ء میں حرمین شریفین کے لئے تیاری فرمائی تو اپنے ساتھ کتابچہ "اطاعۃ اللہ فی اطاعۃ الرسول" جس میں اللہ اور اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع کی اہمیت اور فضیلت کا بیان تھا خود چھپوا کر لے گئے۔ اسی طرح حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی جب پندرہ دن کے دورے پر دبئی تشریف لے گئے تو اپنے ہمراہ اردو میں تعارفی لٹریچر جو جماعت کی کارکردگی سے متعلق تھا لے کر گئے۔

★ ★ ★

حصّۂ **"اصلاحی تنظیمیں"** سوئم

میرے مرشد ہادی فداہ ابی واُمی حضرت قبلہ عالم سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی دینی کوششوں اور کاوشوں کا کیا کیا بیان ہو۔ آپ کی ہر صلاحیت، دینِ متین کی خدمت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امتِ مرحومہ کی خیر خواہی، بھلائی اور بہتری کے لئے وقف تھی۔ اسی درد، سوز اور فکر کے پیشِ نظر آپ نے مندرجہ ذیل تنظیموں کی بنیاد رکھی۔

ادارہ تبلیغ روحانیہ و جماعت

اصلاح المسلمین

اس تنظیم کا مقصد تمام مسلمین و مسلمات کی مذہبی، اخلاقی اور روحانی اصلاح کرنا ہے۔ اس تنظیم کا کسی بھی سیاسی پارٹی سے کوئی کسی بھی قسم کا تعلق نہیں ہے۔ ہمارا ذاتی مشاہدہ ہے کہ اس تحریک نے زبردست معاشرتی، انقلابی اور اصلاحی کام کیا اور معاشرے میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ لاکھوں انسان جو کہ پہلے بے دین اسلامی احکاموں سے نابلد اللہ اور اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیم سے بالکل بے خبر تھے۔ آج معاشرے کے مثالی اور قابلِ تقلید افراد بن چکے ہیں اور اسلام، ایمان و آگہی کے مظہر بن چکے ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ مجرموں کی اصلاح کے لئے سلاطینِ وقت مختلف سزائیں مقرر کیں، قید خانے بنائے گئے مگر تمام غیر مؤثر ثابت ہوئے دن بدن برائیوں کا زور بڑھتا ہی رہتا ہے اور مجرمین نئے ہتھکنڈے اختیار کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ تاریخ گواہ ہے کہ جہانگیر بادشاہ نے جب حضرت

مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو محبوس کیا تو آپ نے جیل میں جا کر اپنی نگاہِ کرم سے تمام قیدیوں کی اصلاح فرمائی اور ان کو نیک، متقی، پرہیزگار اور پابند صوم وصلوٰۃ کر دیا۔ بالکل اسی طرح حضرت قبلہ عالم سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی مخلصانہ کاوشوں اور فیضانِ نظر سے ہزاروں افراد نیک، متقی، پرہیزگار اور خائفِ خدا اور عاملِ قرآن بن گئے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیروکار اور عاشقِ صادق بن گئے۔

حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے اپنے مرشد ہادی کے اس درد، فکر اور ذوق کو مزید مستحکم اور پائیدار کرنے کے لئے جماعت یا تنظیم کی نئے سرے سے تشکیل فرمائی اور آپ کی کاوشوں اور انتھک کوششوں کے نتیجے میں اس تنظیم کی طرف سے ایک رسالہ بنام "اصلاح المسلمین" جاری کیا گیا ہے۔

جمعیت علماء رُوحانیہ غفاریہ

آج کل ہمارے بھائی، خصوصاً تعلیم یافتہ طبقہ، استاد، نوجوان طالب علم اور ملازمین جس برق رفتاری کے ساتھ بے دینی اور گمراہی کے گڑھے میں گر رہے ہیں اور اسلام سے بدظن اور مغربی تہذیب کے دلدادہ ہو چکے ہیں اس کا ایک اہم سبب ہمارے علماء کرام کا باہمی اختلاف ہے دورِ حاضر میں کتنے ہی الجھے ہوئے اور منگھڑت مسائل پیدا ہو چکے ہیں۔ جنھوں نے مسلمانوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیئے بغاوت اور بیزاری پیدا کر دی ہے۔ شاید ہی کوئی مسلمان ہو جو کفر کے فتووں سے بچا ہوا اور آزاد ہو۔ ہمارے اس نفاق اور نفرت کا نتیجہ مرزائیت، عیسائیت دہریت کی صورت میں آج ہمارے سامنے ہے۔

اسس تحریک یا تنظیم کے فی الحال صوبہ سندھ میں مختلف جگہوں پر اصلاحی اجتماعات منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ جس میں اسلام کی اشاعت کے صحیح اور مؤثر ذرائع کے متعلق فکر کی جاتی ہے۔ اب وہ علماءِ کرام اسلام کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر اپنی صلاحیتیں اسلام کی تبلیغ واشاعت میں صرف کر رہے ہیں۔ حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی عام تبلیغ کے ساتھ ساتھ خصوصی طور پر اپنے علماءِ کرام میں خدمتِ دینِ متین کا جوش اور جذبہ پیدا کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ مختلف اوقات میں جمعیت علماءِ غفاریہ کے اجلاس بُلا کر ان سے خصوصی خطاب فرماتے ہیں اور مختلف ہدایتوں مشوروں سے نوازتے رہتے ہیں۔

حضرت صاحب کی محنت اور کوشش سے ۲۰، مارچ ۱۹۸۷ء میں اس تنظیم کی طرف سے ایک عظیم الشان معراج مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کانفرنس لاڑکانہ جیسے تاریخی شہر کے جناح باغ میں منعقد کی گئی اور آخر میں حضرت صاحب نے عوام الناس کو عموماً اور علماءِ کرام کو خصوصاً خطاب فرمایا۔

جماعت اساتذہ روحانیہ

علماءِ کرام کے بعد اصلاحِ معاشرہ کے زیادہ مؤثر طبقہ اساتذہ کرام کا ہے۔ اس لئے کہ ان کے پاس علم جیسی لازوال دولت ہے اور اسکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طالب علموں کی بڑی تعداد ہے۔ استاد نہ صرف طالب علموں پر بلکہ اپنی پوری محنت اور توجہ سے پورے ماحول پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ صحیح معنوں میں استاد ہو۔ حضرت قبلہ عالم سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ استادوں کی اصلاح اور تنظیم کے لئے کوشاں رہتے تھے

بفضلہٖ تعالیٰ آپ کے اس نیک ارادے کو آپ کے نورِ نظر، لختِ جگر، حقیقی جانشین، صاحبِ شریعت، پیرِ طریقت، عالمِ بے بدل حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی کی محنت اور کوشش سے استادوں کی تنظیم ۲۷ محرم الحرام، ۱۴۰۵ھ میں معرضِ وجود میں آئی۔

حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی کو تو پورے معاشرے کی اصلاح کی فکر دامن گیر ہے۔ مگر آپ کی زیادہ توجۂ عالیہ ان اساتذہ کی طرف ہے جو کہ علم جیسی دولتِ عظمیٰ کے مالک، اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل ہیں اور ان کی زیرِ تربیت قوم کا وہ عظیم سرمایا نوجوان ہیں، جو کہ مستقبل میں قوم کی قیادت سنبھالیں گے۔ اور ملک و ملت کی صحیح خدمت کا بار اپنے کندھوں پر اٹھائیں گے۔

آپ نے فرمایا کہ استادوں کو چاہیئے کہ وہ مثالی استاد بنیں اور فرض کی ادائیگی و پڑھائی کا پورا پورا خیال رکھیں۔ یاد رہے کہ اس تنظیم کی طرف سے ایک رسالہ بنام "المعلّم" جاری کیا گیا ہے۔

"روحانی طلبہ جماعت پاکستان"

دورِ حاضر میں طالب علموں سے نہ صرف مسلم معاشرہ نالاں ہے بلکہ خود حکومتِ وقت بھی اُن سے مایوس ہو چکی ہے۔ سیاستدان طالب علموں کو بطورِ ہتھیار استعمال کر رہے ہیں۔ سرکاری و نیم سرکاری املاک کو تباہ کرنا، جلاؤ گھیراؤ اور تخریب کاری کرنا، تعلیمی اداروں کو بند کرانا اور اپنے مسلمان بھائیوں کی زندگی سے کھیلنا طالب علموں کا روزمرہ کا محبوب مشغلہ بن چکا ہے۔

اسی بات کو مدِنظر رکھتے ہوئے اللہ والوں نے نوجوانوں پر خصوصی توجہ فرمائی

اور حضرت قبلہ عالم سیدی مرشدی محبوب سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نورانی نظر سے طالب علموں کو نوازا، اور اکتوبر ۱۹۷۵ء میں طالب علموں کی تنظیم "روحانی طلبہ جماعت" کی بنیاد رکھی۔ جس کے ممبران ڈاکٹری، انجینیئری، سائنس ٹیکنالوجی اور کامرس وغیرہ کے طالب علم ہیں۔ جن کی صورت سیرت میں فیض محمدی کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔ داڑھی باشرع، مسواک، دستار، نماز باجماعت، تہجد کی پابندی، دین کے ضروری مسائل اور ذکر و فکر کی کثرت ان کی خصوصیات میں شامل ہیں

حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے اپنی بھرپور کوششوں سے اس تنظیم میں چار چاند لگا دیئے ہیں۔ روحانی طلبہ جماعت کے مرکزی جلسوں اور کانفرنسوں میں خود شریک ہو کر نوجوانوں کی ہمت افزائی اور خصوصی خطاب سے ان کی رہنمائی فرماتے ہیں۔ جس کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ صوبہ سندھ میں ۸۵، صوبہ پنجاب میں ۲۵، صوبہ سرحد میں ۵، بلوچستان میں ایک اور آزاد کشمیر میں ۳۔ برانچیں کام کر رہی ہیں نیز حال ہی میں ۱۹۸۸ء میں دبئی کے دورے میں حضرت صاحب کی معیت میں مذکورہ تنظیم کے مرکزی صدر ڈاکٹر منور حسین صاحب بھی تشریف لے گئے اور متحدہ عرب امارات میں تنظیم کی ۳۔ برانچیں قائم کیں۔ جملہ برانچوں کی تعداد ۱۲۲ ہے مزید کام جاری ہے۔

★

مقصد:

ہے زندگی کا مقصد اللہ کے دین کی سرفرازی
اسی لئے ہم مسلماں، اسی لئے ہم نمازی

★

منشور:

بن کے دیوانہ کریں گے خلق کو دیوانہ ہم
بر سرِ منبر سنائیں گے تیرا افسانہ ہم

سرپرستِ اعلیٰ کے تاثرات

حضرت قبلہ محبوب سبحن سائیں مدظلہ العالی روحانی طلبہ جماعت کی کارکردگی اور سرگرمیوں سے متاثر ہوتے ہوئے ایک خط مبارک میں رقم طراز ہیں:-

"بس اس عاجز کے روحانی طلبہ جماعت سے متعلق یہی تاثرات ہیں کہ دن رات دل سے ان کے لئے دعائیں نکلتی رہتی ہیں کہ ان کے عزم وارادے میں مزید پختگی پیدا ہو، اور یہی ہزاروں ڈاکٹر منور حسین، ڈاکٹر غلام یٰسین اور غلام محمد جیسے غازی، مرد مجاہد پیدا ہوں جو کہ جمیع عالم کے نوجوانوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گرویدہ اور خدائے بزرگ و برتر کا خائف اور اسلام کا عامل بنائیں۔"

نیا عزم:- حضرت قبلہ محبوب سبحن سائیں مدظلہ العالی نے جب ذوالحج یعنی بقرعید کے بعد اپنے ہم سبق ساتھیوں علماء کرام کو عید ملن پارٹی دی، جو کہ نہایت پُرتکلف اور پُروقار پارٹی تھی۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ آپ نے تمام ساتھیوں کو یہ تنبیہ فرمائی "خبردار! تم لوگوں پر تبلیغ دین کی ذمہ داری بمقابلہ دوسروں کے زیادہ عائد ہوتی ہے کیونکہ آپ لوگ میرے بچپن کے ساتھی ہیں، آؤ! آج تبلیغ دین اور خدمتِ اسلام کا نئے سرے سے عہد کریں ہر ایک اپنے ذمہ کوئی بھی ایک کام لے لے پھر اسے پایۂ استقلال کے ساتھ مرتے دم تک سرانجام دیتا رہے، اور پھر ہر ایک اپنے اوپر کسی کام کی ذمّے داری قبول کرے اور حضرت سیدی مرشدی نے خود فرمایا کہ آپ لوگوں کے ساتھ ہی میں بھی خصوصی طور پر اپنے اوپر ایک ذمہ داری کو قبول کرتا ہوں کہ

انشاء اللہ اسے ہمیشہ پورا کرتا رہوں گا اور میرا یہی کام اور عزم ہے کہ

"روحانی طلبہ جماعت کی ترقی"

ایک خواب کی تعبیر: حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے ۱۹۸۳ء میں حیدرآباد میں روحانی طلبہ جماعت کی سالانہ کانفرنس کے موقع پر اپنے صدارتی خطاب کے دوران فرمایا کہ "ایک دفعہ میرے مرشد مربی حضرت خواجہ غریب نواز قبلہ عالم محبوب سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہماری دلی تمنا ہے کہ کوئی ایسی مشین ہو جس میں جو بھی مسلمان داخل ہو وہ مبلغ اسلام بن کر نکلے" آج میرے مرشد مربی کے خواب کی تعبیر یہ ذاکر مجاہدین اسلام روحانی طلبہ جماعت پاکستان کے نوجوان طلبہ ہیں۔

"اصلاح نوجوانانِ روحانیہ"

مختلف طبقوں کی تنظیموں کے سلسلے میں سے یہ بھی ایک تنظیم ہے جو بنام "اصلاحِ نوجوانانِ روحانیہ" ہے۔

اس جماعت سے وابستہ ایسے نوجوان ہیں جنہیں تعلیمی ماحول میسر نہ آسکا یا جو تعلیمی ماحول کو نہ اپنا سکے اور تعلیمی ماحول سے الگ ہو کر مختلف کاروبار میں مشغول ہیں۔ مثلاً کسان دوکاندار، مزدور طبقہ جو کہ اپنے معاشی مسائل حل کرنے میں مصروف ہیں۔ اس تنظیم کی بنیاد حضور قبلہ عالم سیدی مرشدی محبوب سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں رکھی گئی۔ اس تنظیم کے محرک مولانا اعجاز علی صاحب اور مولانا نذیر احمد صاحب ہیں۔

حضرت قبلہ محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے نہ صرف اس تنظیم کو مضبوط

کرنے کی سعی فرمائی بلکہ بنفسِ نفیس آپ خود لاڑکانہ شہر تشریف لے گئے اور حافظ عبدالکریم ؒ کی جگہ پر ایسے تمام نوجوانوں کو جمع فرما کر اُنسے خصوصی خطاب فرمایا اور لاڑکانہ شہر میں ہی اس تنظیم کا قیام فرمایا۔

"انجمن نونہال روحانیہ"

بچوں کی کم عمری سے ہی صحیح تربیت کی جائے تو نوجوانوں میں یہ پست حالی نہ ہوتی۔ اس چیز کو دیکھتے ہوئے حضور سیّدی مرشدی محبوب سجن سائیں مدظلہ العالی نے بچوں کی تربیت کی خاطر اس تنظیم کی بنیاد رکھی جس کا کام بچوں کے اندر دین سے محبت اور دین کی خدمت کرنے کا جذبہ پیدا کرنا اور اپنی تعلیم کو بہتر سے بہتر بنانا ہے۔

اس تنظیم کی بنیاد مورو شہر میں رکھی گئی اور اس وقت سندھ کے مختلف شہروں میں اس کی برانچیں قائم ہو چکی ہیں۔ ہر برانچ میں ہفتہ وار جلسہ ہوتا ہے جس میں بچوں کو جمع کر کے دینی مسائل اور معلوماتِ عامہ سکھائے جاتے ہیں اور بعض جگہوں پر بچے تقریر سیکھ کر گھروں میں جاکر عورتوں میں اللہ اور محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ اللہ والوں کی نورانی نگاہِ کرم نے بچوں کے اندر بھی دینی ذوق و شوق پیدا فرما دیا ہے۔ چھوٹے بچوں کی کارکردگی اور محبوب مرشدِ مربی کی محنت کا ذکر اس سے پہلے گذشتہ صفحات میں گذر چکا ہے۔
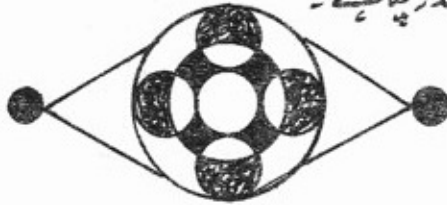
تقویٰ کا تصور

خلیفۂ ثانی حضرت امیر عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے پوچھتے ہیں کہ تقویٰ کیا ہے؟ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ یا امیر المؤمنین آپ نے کبھی جنگل میں سفر فرمایا ہے۔ آپ نے اثبات میں جواب دیا تو پوچھا کہ آپ نے کس طرح جنگل کو عبور فرمایا۔ فرمایا کہ اپنے کپڑوں اور جسم کو خار دار جھاڑیوں سے اور پاؤں کو راستے کے کانٹوں سے بچاتے ہوئے عبور کیا ہے فرمایا بس یہی تقویٰ کی تشریح ہے کہ دنیاوی الائشوں اور کثافتوں سے خود کو بچاتے ہوئے اطیع اللہ واطیع الرسول پر گامزن رہنا ہی تقویٰ ہے۔ اللہ اللہ اس سے بہتر شاید تقویٰ کی تشریح نہ ہو سکے۔

خشیتِ الٰہی کا دوسرا نام تقویٰ ہے، جب انسان کے دل میں خدا کا خوف اور محبت گھر کر لیتی ہے تو اس کی دل کی تمام تمنائیں خواہشات ختم ہو جاتی ہیں اور اس کے دل میں دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ تقویٰ عبادت کی رُوح اور رُوح کی قوتِ پرواز ہے۔ تقویٰ اختیار کرنے سے انسانی اخلاق وعادات سنور جاتے ہیں۔ تقویٰ کے بغیر عمل گویا کہ شجرِ بے ثمر ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید والفرقان الحمید میں متقین کی شان میں فرماتا ہے "اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی صاحبِ عزت ہے جو متقی ہے۔"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پرہیزگاری کے بغیر قربِ خداوندی اور معرفت الٰہیہ ناممکن ہے۔ تقویٰ صرف کھانے پینے میں ہی پرہیز کا نام نہیں ہے بلکہ یہ بہت وسعت لئے ہوئے ہے۔ اس کا تعلق مکمل انسانی کردار، اخلاق طور اطوار اور گفتار سے ہے۔ طالب کو چاہیئے کہ اپنے اخلاق واعمال

اس قدر سنوارے کہ ان میں کسی قسم کی کجی اور شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو۔

آج کل تقویٰ صرف اسی کو سمجھ لیا گیا ہے کہ ہوٹلوں یا بازار کی کھانے پینے کی اشیاء سے تو پرہیز ہو مگر زبان اور دل ودماغ، آنکھیں اور کان مکمل آزاد ہوں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ چاہے گلہ غیبت ہو یا جھوٹ وبہتان ہو یا بدکلامی و بے لگامی ہو یا کسی کی دل آزاری ہی کیوں نہ ہو۔ اسلام تو یہ سکھاتا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں (بخاری شریف) مومن تو وہ ہے جس کا کلام جس کی گفتگو شائستہ ہو اور بد اخلاقی سے متنفر ہو (المؤمنون) قرآن پاک میں غیبت کی مثال بھائی کے گوشت کھانے جیسی آئی ہے (الحجرات) گلا اور غیبت، زنا سے بھی زیادہ بدتر ہے (بیہقی) جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے (آل عمران) جھوٹ ایمان کی قینچی ہے۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے (ابوداؤد) اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین افراد وہی ہیں جو چغل خور ہوں اور دوستوں کے درمیان پھوٹ ڈالیں۔ چغل خور کبھی بھی جنت میں نہ جائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا کہ بتاؤ مسکین کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم مسکین اُسے سمجھتے ہیں جو تنگ دستی اور عُسرت کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ جس کے پاس اسائشِ زندگی نہ ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ بے شک دنیاوی مسکین یہی ہے لیکن آخرت یعنی قیامت کے روز مسکین وہ ہوگا۔ جس کے پاس نیک اعمال نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور خیرات کا پہاڑ ہوگا۔ مگر اس کے فریادی بہت ہوں گے۔ کسی کا گلہ کسی کی غیبت کسی کی چغلی کی ہوگی، کسی کا حق مارا ہوگا۔ کسی پر الزام تراشی کی ہوگی۔

پس اس کی پہاڑ جتنی نیکیاں ختم ہو جائیں گی مگر ہنوز فریادی باقی ہوں گے۔ آخر میں ان کی برائیاں یا گناہ اس کے سر ڈالے جائیں گے اور وہ واصلِ جہنم ہوگا۔

ولایت، بزرگی اور تقویٰ کے مدعیین مندرجہ بالا حدیث پاک کی روشنی میں اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ ان کے دعوے میں کہاں تک صداقت ہے۔ واقعیٔ منہ تو کھالوں سے بند رہتا ہے لیکن منہ میں جو زبانِ بے لگام ہے کبھی اس پر بھی غور کیا ہے کبھی اس پر بھی کوئی توجہ دی ہے۔ کبھی اس کے متعلق بھی سوچا ہے، نہیں کبھی نہیں ۔

چھری کا، تیر کا، تلوار کا گھاؤ بھرا
لگا جو زخم زباں کا رہا ہمیشہ ہرا

حضور سیدِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ بہت سے روزہ دار ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ ہم لوگوں کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ بالا ارشادِ مبارک کی روشنی میں اپنا جائزہ لینا چاہیئے اور اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری
وقتِ پیری گرگ ظالم می شود پرہیزگار

جوانی میں نفسانی خواہشات کو چھوڑنا اور عبادت و اطاعتِ الٰہی میں مشغول ہونا، پیغمبروں کا طریقہ اور اعلیٰ تقویٰ کا نمونہ ہے۔

حضرت اسامہ بن زید (۱۸ سال) حضرت طارق بن زیاد (۱۶ سال) حضرت محمد بن قاسم (۱۷ سال) حضرت سراج الدین نقشبندی (۱۷ سال) حضرت محبوب سجن سائیں (۲۴ سال)۔ مذکورہ ہستیوں نے عالمِ جوانی میں ایسے کارنامے سرانجام دیئے جو دنیا انگشت بدنداں ہے۔

سخی سائیں — سوہنا سائیں

آدابِ طریقت

پیرِ طریقت صاحبِ شریعت حضرت خواجہ غریب نواز پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کا فرمانِ اقدس

حضرت خواجہ پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ کوئی بھی خلیفہ صاحب دوسرے خلیفے کی جماعت میں بغیر ان کی رضامندی اور غیر موجودگی میں نہ جائے اور جب جائے تو اس علاقے کے خلیفہ صاحب کا خادم بن کر رہے۔ بیرونی خلیفہ چاہے کتنا بھی صاحبِ لیاقت اور صاحبِ حیثیت کیوں نہ ہو، اسے چاہیئے کہ مقامی خلیفہ صاحب کا ادب کرے۔ اس کی نعلین اٹھائے اور وضو والا لوٹا خود بھر کر دے۔ تقریر میں بھی لوگوں کو اس کی طرف متوجہ کرے۔ اگر اس طرح نہیں کر سکتا تو پھر ایسا خلیفہ دوسرے خلیفہ کی جماعت میں نہ جائے"۔ یہ طریقت کے آداب اور اہم اصول ہیں جن پر عمل نہ کرنے سے بہت نقصان ہوتا ہے۔

لازوال مثال:۔ حضرت قبلہ سوہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس عاجز کی طرف کے کچھ فقراء کو حضرت صاحب نے تبلیغ کی اجازت مرحمت فرمائی، ان فقراء نے ذکر ہم سے سیکھا ہوا تھا۔ وہ چاہتے بھی تھے اور کہتے بھی تھے کہ ہماری جماعت کی طرف چلیں لیکن ہم نے کہا کہ ہم نہ چلیں گے کیونکہ حضرت قبلہ پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کیا سوچیں گے کہ اب یہ خود کو پیر سمجھتا ہے اور جماعت کے دورے کر رہا ہے۔ پس جس نے بھی خود کو پیر سمجھا اس کا حشر خراب ہوا، رب العزت اس ہوس سے محفوظ رکھے۔

ولایت و بزرگی کے دعویدار! کچھ اپنے گریبان میں بھی جھانک کر دیکھ۔ جہاں سے تجھے نعمت حاصل ہوئی، جن کے صدقے تیرے اوپر مہربانی ہوئی آج تو نے ان کے فرمان پر کتنا عمل کیا ہے۔ کل ان کے سامنے کس طرح سر اٹھاؤ گے۔

مندرجہ بالا دو مثالوں کو دل میں جگہ دیکر سبق حاصل کرنا چاہئے اور اپنے پیر کے اس فرمان کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔

؎ گھڑے بھرن سہیلیاں رنگو رنگ گھڑے۔ بھریا اس دا جانیں جس دا توڑ چڑھے